﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۶/جولائی ۲۰۰۱ء شمارہ ۲۷
۱۵/ربیع الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۶/وفا ۱۳۸۰ ہجری شمسی

کفر و نافرمانی سے بچنے کی دعا

حضرت رفاعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی: ”اے اللہ ایمان ہمیں محبوب کردے اور اسے ہمارے دلوں میں خوبصورت بنادے اور کفر، بدعملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا“۔

(مسند احمد بن حنبل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو

”اخلاق درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے۔ یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کرسکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔

ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہوگیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اس کا معاملہ اور ہے۔ جیسے صحابہ کو مشکلات پیش آئے اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے سنی تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا۔ اور ایسے واقعات پیش آئے جن میں باپ نے بیٹے کو یا بیٹے نے باپ کو قتل کردیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مراتب کا خیال رکھا جاوے۔ ع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔

ایک شخص ہے جو اسلام کا سخت دشمن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اس کے قصور سے درگزر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے...............اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی ﴿کَزَرْعٍ﴾ ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔

یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اُس کو ڈوبنے دے۔ اُس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے ﴿تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ (المائدہ:۳) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ، عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں لیکن اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکہ دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دلشکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ یہاں مدرسہ ہے، مطمح ہے مگر کیا اصل اغراض ہمارے یہی ہیں یا اصل امور اور مقاصد کے لئے بطور خادم ہیں؟ کیا ہماری غرض اتنی ہی ہے کہ یہ لڑکے پڑھ کر نوکریاں کریں یا کتابیں بیچتے رہیں۔ یہ تو سفلی امور ہیں ان سے ہمیں کیا تعلق۔ یہ بالکل ابتدائی امور ہیں۔ اگر مدرسہ چلتا رہے تب بھی بنظر ظاہر بیس برس تک بھی یہ اس حالت تک نہیں پہنچ سکتا جو اس وقت علی گڑھ کالج کی ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اگر خدا چاہے تو ایک دم میں اسے علیگڑھ کالج سے بھی بڑا بنادے۔ مگر ہماری ساری طاقتیں اور قوتیں اسی ایک امر میں خرچ ہو جانی ضروری نہیں ہیں“۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ تا ۳۴۸)

آج ہر ملک میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے حق میں بڑے زور سے آوازیں اٹھ رہی ہیں

تہجد کی نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور اس میں استغفار سے کام لینا چاہئے، اس کے نتیجہ میں آپ اللہ کو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲/جون ۲۰۰۱ء

لندن (۲۲/جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے

آج بھی قرآن مجید کی مختلف آیات کریمہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ فرمایااور ان آیات میں مذکور اہم مسائل اور مضامین کی ضروری وضاحت اور تشریح بیان کرتے ہوئے اہم نصائح فرمائیں۔

سب سے پہلے حضور نے سورۃ الحجرات کی آیات ۵،۶ کے حوالہ سے بتایاکہ ان آیات میں ایک ایساواقعہ بیان ہوا ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں بارہا پیش آتا رہا۔ قرآن کریم کی یہ گواہی ایسی ہے کہ اس کے لئے کسی مزید حدیث کی گواہیوں کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ قطعی گواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر گز محمد رسول اللہ کو آواز دے کر باہر نہ بلایا کرو بلکہ صبر سے انتظار کرو یہاں تک کہ وہ خود باہر تشریف لے آئیں۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہہ کر بتایاکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ان بدتمیزیوں پر صرف نظر فرمایا ہے اور چاہتا ہے کہ تمہیں بخش دے اور تم پر رحم کرے، اس لئے نصیحت فرماتا ہے کہ آئندہ ان حرکتوں سے باز رہو۔

سورۃ الاحقاف آیات ۸،۹ کی تشریح میں حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے بتایاکہ محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو ہر گز کسی کام کا نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایاکہ آج ہر ملک میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے حق میں بڑے زور سے آوازیں اٹھ رہی ہیں۔

سورۃ الحجرات کی آیت ۱۵ کی تشریح میں حضور نے بتایاکہ اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے توکسی کو حق نہیں کہ اس کو مسلمان کہلانے سے روک دے۔

سورۃ الحدید کی آیت ۲۹ میں بتایا گیا ہے کہ جو سچے دل سے اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان کی جزا کے طور پر ان کو نور عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ نور، نور الہام، نورِ اجابت دعا اور نور کرامات اصطفاء ہے۔

اسی طرح حضور نے سورۃ الممتحنہ آیت ۸ اور آیت ۱۳ کی بھی ضروری تشریحات پیش فرمائیں اور احادیث کے حوالے سے عورتوں کی بیعت کے واقعہ کا ذکر فرمایا اور اس ضمن میں معروف میں اطاعت کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایاکہ قرآن وسنت کے علاوہ اگر تمہارا امام تمہیں کوئی حکم دے جو عرف عام میں اچھا ہو ضروری نہیں کہ وہ شریعت سے تمہیں وضاحت سے وہ حکم دکھا بھی سکے تو اس میں اس کی اطاعت کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ التغابن آیت ۱۵،۱۸ اور سورۃ المزمل آیت ۲۱ کی بھی تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے ان میں مذکور مسائل کو احباب کے ذہن نشین فرمایا۔ حضور نے فرمایاکہ قرضہ حسنہ پر سود نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایاکہ بخشش طلب کرنا دراصل تہجد کی نماز کے استغفار سے تعلق رکھتا ہے۔ تہجد کی نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور اس میں استغفار سے کام لینا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں آپ اللہ کو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے۔

❁❁❁......❁❁❁......❁❁❁

شکستہ حال سا بے آسرا سا لگتا ہے
یہ شہر دل سے زیادہ دُکھا سا لگتا ہے

ہر اک کے ساتھ کوئی واقعہ سا لگتا ہے
جسے بھی دیکھو وہ کھویا ہوا سا لگتا ہے

زمین ہے سو وہ اپنی ہی گردشوں میں کہیں
جو چاند ہے سو وہ ٹوٹا ہوا سا لگتا ہے

جو شام آئی تو پھر شام کا لگا دربار
جو دن ہوا تو وہ دن کربلا سا لگتا ہے

یہ رات کھا گئی ایک ایک کر کے سارے چراغ
جو رہ گیا ہے وہ بجھتا ہوا سا لگتا ہے

دُعا کرو کہ مَیں اس کے لئے دُعا ہو جاؤں
وہ ایک شخص جو دل کو دُعا سا لگتا ہے

تو دل میں بجھنے سی لگتی ہے کائنات تمام
کبھی کبھی جو مجھے تُو بجھا سا لگتا ہے

جو آ رہی ہے صدا غور سے سنو اس کو
کہ اس صدا میں خدا بولتا سا لگتا ہے

ابھی خرید لیں دنیا کہاں کی مہنگی ہے
مگر ضمیر کا سودا بُرا سا لگتا ہے

یہ موت ہے یا کوئی آخری وصال کے بعد
عجب سکون میں سویا ہُوا لگتا ہے

ہوائے رنگِ دو عالم میں جاگتی ہوئی لے
علیم ہی کہیں نغمہ سرا سا لگتا ہے

(عبید اللہ علیمؔ)

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۹

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اورتوسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔(مدیر)

مکرم عبدالرشید صاحب انور، امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں:

"خدا کے فضل سے ہومیو پیتھی کے ذریعہ علاج کے حیرت انگیز نشان دنیا بھر میں رونما ہو رہے ہیں ۔ آئیوری کوسٹ میں بھی ایسے بہت سے معجزے رونما ہو رہے ہیں:

(۱)

Madame Toure Agathe nec Komenan لکھتی ہیں کہ شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بچے سے نوازا لیکن اس کے بعد مارچ ۱۹۸۷ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک باوجود بہت جگہ سے علاج کروانے کے ان کو اولاد نہ ہوئی۔ ان کو ہومیو پیتھی دوائی میں حضور ایدہ اللہ کا نسخہ استعمال کروایا گیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو ۱۶؍نومبر ۲۰۰۰ء کو تقریباً ۱۳ سال بعد بیٹے سے نوازا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

قابل ذکر امر یہ بھی ہے کہ پہلی ڈلیوری کے دوران بہت سی مشکلات پیش آئی تھیں لیکن اس دفعہ خدا کے فضل سے سب کام آسان ہو گئے۔

(۲)

ہمارے ایک مربی سلسلہ مکرم حامد مقصود صاحب عاطف کو رخصت کے بعد پاکستان سے واپسی پر شدید شوگر ہو گئی اور دو تین ڈاکٹرز کو دکھانے کے بعد انہوں نے انسولین دن میں دو دفعہ لگوانے کا مشورہ دیا۔ لیکن ان کو ہومیو پیتھی کا درج ذیل نسخہ دیا گیا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں شوگر مکمل طور پر کنٹرول ہو گئی اور وہ ڈاکٹر جو ہومیو پیتھی علاج کروانے اور انسولین استعمال نہ کرنے پر ناراض تھے کہ آپ لوگوں نے مریض کو مار دینا ہے اس غیر معمولی شفا پر حیران ہو گئے۔ نسخہ درج ذیل ہے:

(۱) آرنیکا، لیکسس، لیڈم
(Arnica, Lachesis, Ledum)
(۲۰۰ کی طاقت میں)

(۲) کلکیریا فاس، روٹا، سیمفا ئیٹم
(Calc.Phos,Ruta, Symphytum)
(تیس طاقت میں)

مندرجہ بالا واقعات برائے دعا و ریکارڈ ارسال خدمت ہیں۔

آخری زمانہ کا مُصلح

(دوسری قسط)

مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے دعویٰ کی صداقت پر اندرونی شہادت

اب دوسرا امر یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے بارے میں اندرونی شہادت دیکھی جاوے۔ لیکن قبل اس کے کہ اس امر کی تفصیل کی طرف رجوع کیا جائے یہ ضروری ہے کہ عوام الناس میں جو یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ یہ پیشگوئیاں لفظی طور پر پوری ہونی چاہئیں اور اس کی وجہ سے وہ کئی غلط فہمیوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کو دور کیا جائے۔

عیسائی اور مسلمان دونوں اس دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ اس پیشگوئی سے مراد یہی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم ناصری اسرائیلی ہی دنیا پر آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے جہاں وہ اتنے عرصہ سے چڑھے بیٹھے ہیں اور زندہ ہیں۔ یہ خیال ایسا ہے کہ نہ اس کی بنیاد ہی صحیح ہے اور نہ اس کی بالائی عمارت ہی راست ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر ہرگز نہیں چڑھے۔ وہ انسان تھے اور برگزیدہ انسانوں کی طرح عزت کے ساتھ اسی زمین پر راہیٔ مُلک بقا ہوئے۔ اور اسی زمین کو اپنے مدفن بننے کی عزت بخشی۔ چنانچہ ان کی مزار منور محلہ خانیار واقع شہر سرینگر ملک کشمیر میں اس وقت تک محفوظ اور موجود ہے۔ مسیح علیہ السلام کے خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھایا جانے کا اعتقاد جیسا کہ بے بنیاد اور بعید از حقیقت ہے اسی طرح اس کا آسمان سے اترنا بھی وہمی قصہ ہے جس کی تہ میں حقیقت کچھ بھی نہیں۔ لوگوں کی عادت ہو گئی ہے کہ جہاں کہیں مسیح کا نام آجائے اور اس کے متعلق کسی واقعہ یا پیشگوئی کی تشریح کی ضرورت ہو تو وہ اس وقت تک صبر نہیں کرتے جب تک کہ اس پر کوئی ایسا رنگ نہ چڑھا لیں جو ان کی اپنی نظر میں دائرہ انسانی سے فائق ہو۔ اسی طرح مسیح آخرالزمان کے متعلق یہ عقیدہ گھڑا ہوا ہے کہ پہلا مسیح ہی آسمان پر زندہ چڑھ گیا تھا اور اس زمانہ میں وہی آسمان سے اترے گا۔

پھر حضرت مسیح علیہ السلام ہی نے خود اس مسئلہ کا فیصلہ کیا کہ نزول ثانی سے کیا مراد ہے۔ یہودی جو الیاسؑ کے نزول ثانی کے لئے آسمان کی طرف تاک لگائے بیٹھے تھے ان کو مسیح نے کھول کر بیان کر سنایا کہ اس نزول سے مراد یہ نہیں کہ فی الحقیقت وہی الیاس دوبارہ نازل ہونگے بلکہ مراد اس سے یہ تھی کہ کوئی شخص حضرت الیاسؑ کی قوت قُدسی اور روحانیت سے بہرہ اندوز ہو کر آئے گا۔ اور یہ پیشگوئی حضرت یحییٰ (یوحنا بپتسمہ دینے والے) کے وجود میں پوری ہو گئی ہے جو حضرت الیاسؑ کی روحانیت اور قوت قدسی لے کر تشریف لائے ہیں۔ حضرت مسیحؑ نے نزول الیاس سے کبھی انکار نہیں کیا لیکن وہ ہمیشہ اس کی یہی تشریح کرتے تھے کہ اس سے مراد نزول حضرت یحییٰ تھی۔ غرض حضرت مسیحؑ مقدس تواریخ میں پہلے بزرگ ہوئے ہیں جنہوں نے مسئلہ بروز کی حقیقت اور الہامی اصطلاح میں نزول ثانی کے فلسفہ کو منکشف فرمایا ہے۔ اور یہ ضروری تھا کہ ان کے منہ سے ہی یہ مسئلہ بھی صاف ہو جاوے کیونکہ لوگوں نے اسی قسم کی غلط فہمی ان کی ذات خاص کے متعلق بھی کرنی تھی۔ پھر جبکہ وہ آپ ہی ان اصطلاحات کا فیصلہ کر چکے تھے اور ان سے مراد جو اصلی ہے اس کی تشریح بیان فرما چکے تھے تو جب انہوں نے یہ کہا کہ "مسیح دوبارہ آئے گا" تو اس کا مطلب ان کی بیان کردہ تشریح سے جدا کیونکر سمجھا جانا ممکن ہے۔ جب انہوں نے ایک طرف الیاسؑ کے نزول ثانی کی یہ تشریح کی اور دوسری طرف اپنے نزول ثانی کی خبر دی تو اگر ان کی منشاء میں اپنے نزول کے یہ معنے ہوتے کہ وہ خود آسمان سے نازل ہونگے تو ضرور تھا کہ وہ اپنے حواریوں کو کھلے الفاظ میں فرما دیتے کہ اگرچہ الیاسؑ کے دوبارہ نزول کی خاص تشریح پر میں نے اتنا زور دے رکھا ہے لیکن میرا نزول ثانی ایسا نہیں ہوگا بلکہ میں آپ ہی آؤں گا۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مسیح علیہ السلام نے اپنے نزول ثانی کے متعلق واضح الفاظ میں کہیں فرما دیا تھا کہ اس سے مراد یہی ہے کہ میں آپ ہی دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گا اور میرا آنا الیاسؑ کے آنے کی طرح نہیں ہوگا اس وقت تک ہم پابند ہیں کہ نزول ثانی کے وہی معنے لیں جو اس نے الیاسؑ کے معاملہ میں آپ بیان کئے ہوئے ہیں۔ جب یسوع مسیح نے اپنے حواریوں کو یہ یقین دلایا کہ وہ سچا نبی ہے اور اپنے صدق کی دلیل یہ ٹھہرائی کہ ایک شخص کے نزول ثانی سے مراد یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی روحانیت اور قوت قدسی پا کر مبعوث کیا جائے گا تو یہ لازمی امر ہے کہ اپنے نزول ثانی کی پیشگوئی کی بھی وہی مراد انہوں نے رکھی ہو۔

بعض عیسائی اخباروں نے اس دقت کے حل کرنے کے لئے ایسی تشریحات پیش کی ہیں جنہیں دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ چونکہ الیاسؑ ایک بشر تھا اس لئے اس کا دوبارہ آنا محال اور ناممکن تھا اور اس لئے ضروری تھا کہ اس کے نزول ثانی کی پیشگوئی سے مراد کسی اور شخص کا نزول ہو جو اس کی روحانیت اور قدسی قوت لے کر آئے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح تو خدا تھے، ان کا دوبارہ دنیا پر آنا عین احاطہ امکان کے اندر ہے اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی بشر اس کی روحانیت اور قدسی قوت سے حصہ پاسکے اور پھر اس کی بجائے نازل ہو سکے۔ عیسائیوں نے جو جدت طبع اس موقع پر دکھلائی ہے وہ کسی پہلو سے قابل تحسین و تعریف نہیں ہو سکتی بلکہ مضحکہ خیز ہے۔ یہاں مسیح کی الوہیت اور عدم الوہیت کا تو مسئلہ ہی نہ تھا بلکہ سوال یہ تھا کہ خود مسیح نے اپنے نزول ثانی کی کیا تشریح کی۔ جب مسیح کی اپنی تشریح موجود ہو تو کسی عیسائی کو اس کے مقابلہ میں کوئی اور تشریح پیش کرنے کا کیا حق ہے۔ اگر اپنے نزول ثانی سے مسیح کے دل میں کوئی اور مطلب ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ کم از کم اپنے شاگردوں ہی کو جمع کر کے انہیں سمجھاتا کہ "اے میرے دوستو! تمہیں اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ میں نے تمہارے سامنے کئی مرتبہ الیاس کے نزول ثانی کی تشریح بیان کی ہے کہ اس سے مراد کسی دوسرے شخص کا نزول ہے جو الیاس کی روحانیت اور قوت قدسی پر آئے گا۔ یہ تشریح میرے دعویٰ مسیحیت کی حقیقت ثابت کرنے کے لئے ازبس ضروری تھی کیونکہ اگر یہ تشریح نہ کی جاتی تو میرے دعوے کا سارا تانابانا ہی غلط اور اکارت ہو جاتا۔ لیکن یہ نہ سمجھنا کہ میرے نزول ثانی سے مراد بھی یہی ہے کہ کوئی دوسرا شخص میری بجائے نازل ہو گا۔ اے میرے عزیزو! الیاسؑ صرف ایک انسان تھا اور اس لئے اس کا دوبارہ نازل ہونا ناممکن محض تھا۔ لیکن مَیں خدا ہوں اور میرا دوبارہ اس وجود میں آنا ممکن ہے۔ اور اگر تم یہ کہو کہ اس وقت الیاس کے نزول ثانی کی پیشگوئی کیوں کی گئی تھی تو اس کا جواب یہی ہے کہ میرا قیاس ہے کہ اس نبی نے بھی پیشگوئی کرنے کے وقت گمان کر لیا ہو گا کہ الیاس بھی خدا ہے اور اس کا دوبارہ آنا ممکن ہے"۔

علاوہ بریں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب مسیح نے الیاس کے نزول ثانی کی پیشگوئی کی تشریح کی تو اس نے کبھی نہیں کہا کہ الیاس آیا ہی نہیں، بلکہ وہ کہتا ہے "اور الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو"۔ (متی باب ۱۱ آیت ۱۴)

"اور اس کے شاگردوں نے پوچھا پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے؟ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ الیاس البتہ پہلے آوے گا اور سب چیزوں کا بندوبست کرے گا۔ پر مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان سے دکھ اٹھاوے گا۔ تب شاگردوں نے سمجھا کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا"۔

(متی باب ۱۷ آیت ۱۰۔۱۳)

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ یسوع مسیح کو الیاس کے آنے کی ضرورت کی بڑی قدر تھی مگر اس نے یہ نہیں کہا کہ الیاس چونکہ محض بشر تھا اس لئے وہ دوبارہ نازل نہیں ہوا۔ یا اس لئے کہ اس کے منصب کا کام کوئی دوسرا آدمی کر سکتا ہے۔ اس نے تو اسی بات پر بار بار زور دیا کہ حضرت یوحنا بپتسمہ دینے والا (یحییٰ) حضرت الیاسؑ کی روحانیت اور قوت قدسی لے کر آیا اور وہی الیاس تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی طور پر وہی الیاس تھا۔

اوپر جو بائبل کی دوسری آیت درج کی گئی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کا اپنا نزول ثانی بھی اسی کیفیت کے ساتھ ہو گا کیونکہ اس نے کہا ہے کہ "الیاسؑ تو آچکا۔ لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان سے دکھ اٹھاوے گا"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ الیاس کو دوسرے نزول کے وقت دکھ دیا گیا تھا کیونکہ اس وقت لوگوں نے نہ جانا کہ وہ الیاس تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کو دُکھ دئے اور ستایا۔ اسی طرح مسیح کو بھی دوسرے نزول کے وقت دُکھ دئے جائیں گے کیونکہ لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ وہ مسیح ہے۔

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ عیسائیوں کی طرح مسلمانوں نے بھی یہ اعتقاد باطل پکار کھا ہے کہ مسیح ناصری اسرائیلی ہی دوبارہ نازل ہونگے۔ عیسائی تو انسان پرستی میں گرفتار تھے ہی لیکن تعجب کی بات ہے کہ اس خدا پرست مسلمان قوم کے افراد بھی اس بداعتقادی میں مبتلا ہو گئے جن کی مقدس کتاب قرآن شریف بآواز بلند پکار پکار کر مسیح علیہ السلام کی وفات بیان کر رہی ہے۔ اور اس کے آسمان پر چڑھنے کو غلط قرار دے رہی ہے۔ قرآن شریف کی سورۃ المائدہ کے اخیر میں لکھا ہے:﴿ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ . قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ. اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ . تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ. اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ. وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾۔ ترجمہ: جب خدا پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا لوگوں کو تو نے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو خدا کے سوا معبود بنالو۔ تو عیسیٰ جواب دیں گے کہ اے خدا جو تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے میرے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ مَیں انہیں ایسی باتیں تعلیم کرتا جو مجھے حق نہیں پہنچتا۔ اگر مَیں نے کچھ کہا ہوتا تو اس کو تو جانتا ہے کیونکہ جو بات میرے جی میں ہے اس کو تو جانتا ہے اور جو تیرے جی میں ہے مَیں اس کو نہیں جانتا۔ تُو تو ہر غیب کو بہت اچھی طرح جاننے والا ہے۔ مَیں نے انہیں کوئی ایسی بات نہیں کہی جو تُو نے مجھے نہ فرمائی ہو اور جو کہا وہ یہی تھا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا رب ہے اس کی ہی بندگی کرو۔ اور جب تک مَیں ان میں تھا تو مَیں ان پر شاہد تھا مگر جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو پھر ان پر تُو ہی نگہبان تھا اور تُو ہی ہر شے پر شاہد ہے۔

مسیح علیہ السلام کے اس جواب سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ اس کو لوگوں نے اس کی زندگی میں خدا نہیں بنایا بلکہ اس کے مر جانے کے بعد اسے خدا بنایا گیا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود دوبارہ واپس دنیا پر نہیں آسکتے۔ کیونکہ اگر وہ دنیا

میں واپس آئے ہوتے توان کا یہ کہنا کہ (میں نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے بعد لوگ کن غلط راہوں اور گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے) غلط اور بیجا قرار پاتا ہے۔ ایسی صورت میں ضرور تھا کہ وہ اس جگہ بھی اپنی معمولی راستبازی سے ایسا بیان دیتے کہ جس سے ان کا علم پایا جاتا۔ مسیح کی الوہیت کے اعتقاد کی ابتداء مسیح کی موت کی دلیل ہے۔ یعنی جب یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح کو لوگوں نے اللہ سمجھ لیا ہے تو اُس وقت اس آیت شریفہ کے منشاء کے موافق یہ سمجھنا لازمی ہوگا کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے ماسوا اور بھی ثبوت اس قسم کے موجود ہیں جن سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم، اسرائیلی نبی کا دوبارہ دنیا میں تشریف لانا ناممکن ہے۔

ہر ایک مرسل و مامور الٰہی جو دنیا میں تشریف لاتا ہے تو اس کی بعثت کے دو بڑے اغراض ہوتے ہیں۔ ایک دفعِ شر اور دوسری جلبِ خیر۔ وہ دنیا سے ہر قسم کے باطل، باطل خیالات، باطل رسوم، باطل عقائد، باطل اصول وغیرہ کو منہدم کرکے ان کی بجائے راستبازی، نیک عملی اور اصول و عقائد و رسوم صحیحہ قائم کرتا ہے۔ کوئی نبی اللہ صرف دفع شر ہی کے لئے مامور و مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ دفع شر ایک ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے جس کے بعد اعلیٰ اصول نہایت برجستگی اور مضبوطی کے ساتھ قائم کئے جاتے ہیں۔ اور اگر دفع شر سے یہ مقصود حاصل کرنا مدنظر نہ ہو تو پھر یہ بالکل بے حیثیت اور بے قدر بات ہے۔ اسی طرح مسیح موعود کا حال بھی ہے وہ اس قانون الٰہی سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔

جب ہم پیشگوئیوں کی طرف نظر اٹھا کے دیکھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کی پہلی غرض یہ ہے کہ وہ کسر صلیب کرے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ فتنہ دجال کو پاش پاش کرے گا۔ اس پیشگوئی میں مسیح کو عیسیٰ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اس پیشگوئی میں اس دوسری اہم شق یعنی جلب خیر کا بیان نہیں ہوا جو مسیح موعود کی دوسری بعثت کی غرض رکھی گئی ہے۔ اس کا ذکر دوسری پیشگوئی میں ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس"۔ یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی معلق ہو گیا ہوگا تو ایک فارسی الاصل مرد اسے پھر لاوے گا۔

اس پیشگوئی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں دنیا سے ایمان مفقود ہو جاوے گا اور مسیح موعود اس گمشدہ ایمان کو بحال کرنے کے لئے مبعوث ہوگا۔ اسی کے مطابق مسیح نے بھی کہا ہے "جب ابن آدم آوے گا تو کیا وہ دنیا پر ایمان پاوے گا؟"۔ ان الفاظ سے بھی وہی مطلب نکلتا ہے جو مندرجہ بالا حدیث سے سمجھ میں آتا ہے اور مسیح کے مبعوث ہونے کی وہی غرض معلوم ہوتی ہے جو اس حدیث سے مفہوم ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ دنیا پر ایمان از سر نو بحال کرکے دنیا کی اصلاح کرے گا۔ اسی طرح مسیح موعودؑ کی زندگی کا اصلاحی حصہ دنیا پر ایمان بحال کر کے دنیا کی اصلاح کرنا ہے۔ اس

پیشگوئی میں اس مصلح کو فارسی الاصل کہا گیا ہے۔ دو مختلف خطابوں کے وجود سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ان دو پیشگوئیوں سے مراد دو مختلف شخص ہیں۔ حقیقت میں یہ دونوں پیشگوئیاں ایک دوسری کا تکملہ ہیں۔ ان میں سے ایک اکیلی پیشگوئی مسیح موعودؑ کے منصب کے سارے فرائض کی تفصیل نہیں کرتی بلکہ ہر ایک صرف ایک حصہ کو بیان کرتی ہے جو ایک دوسرے کے متوافق ہے اور دراصل دونوں کے ملنے سے ایک پیشگوئی بنتی ہے۔ اسی مصلح کو پہلے مسیح کہہ کر یہ بتایا گیا ہے کہ وہ کسر صلیب کرے گا اور پھر فارسی الاصل کہہ کر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ دنیا پر ایمانی قوت کو پھر بحال کرے گا۔ اب ایمان اس وقت تک بحال نہیں ہو سکتا جس وقت تک زمانہ موجودہ کے غالب فتنہ کو جو صلیبی اور دجالی فتنہ ہے پہلے فرو نہ کر لیا جائے اور ایسے فتنہ اور باطل مسائل کا تباہ کرنا اس وقت تک بالکل بے سود ہوتا ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ پر علی وجہ البصیرت اور سچا ایمان بحال نہ کیا جاوے۔ غرض ان دو پیشگوئیوں میں ایک ہی مصلح کے منصب کے دو حصوں کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ اس پیشگوئی میں جو مسیحؑ کے منہ سے نکلی ہوئی ہے لکھا ہے کہ مسیح آپ آن کر دنیا میں ایمان بحال کرے گا۔ اس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ "رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس" اور مسیح دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔

فارسی الاصل (رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس) کے متعلق جو پیشگوئی وارد ہوئی ہے اس کی جڑ قرآن شریف میں موجود ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعہ میں آیا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ۔ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾۔ ترجمہ: خدا تو وہ ہے کہ جس نے امّی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک بنائے اور کتاب وحکمت کی ان کو تعلیم دے۔ گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی وہ قوم بھی انہیں لوگوں کے ہمرنگ ہوگی اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا اور انہیں پاک بنائے گا اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے گا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

زمخشری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ ﴿آخَرِیْنَ مِنْهُمْ﴾ سے کونسی قوم مراد ہے۔ اس پر آنحضور پرنور ﷺ نے سلمان فارسیؓ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس"۔ یعنی اگر ایمان اٹھایا جاکر ثریا میں معلق ہوگا تو ان فارسی لوگوں میں سے ایک شخص ایسا اٹھے گا کہ وہ وہاں سے بھی ایمان واپس لے آوے گا۔

آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اسی فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے، انہیں آخرین کہا گیا ہے۔ اور یہی وہ لفظ ہے جو بجنسہٖ یا جس کے مترادف الفاظ ان تمام پیشگوئیوں میں لکھے ہوئے ہیں جو مسیح موعودؑ کے نزول کے متعلق ہیں۔ ان تمام باتوں سے اور نیز اس آیت کی اُس تفسیر سے جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی ہے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ شخص فارسی الاصل جو اسلامی پیشگوئیوں میں لکھا ہے وہ مسیح موعودؑ یا خاتم الخلفاء کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

اس موقع پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے اس بیان کہ "ایمان ثریا پر معلق ہوگا" سے صریح اشارہ پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ان سے بہت عرصہ بعد ہوگا۔ اس لئے "شخص فارسی الاصل" سے مراد حضرت امام ابو حنیفہ یا امام بخاری رحمہما اللہ نہیں ہو سکتے۔ اس کی ایک تو یہ وجہ ہے کہ اس شخص کے لئے لازمی ہے کہ وہ خدا کا مامور ہو۔ لیکن ان دونوں بزرگوں میں سے کسی سے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ ثابت نہیں اور اس کے علاوہ ان کا زمانہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے ایسا قریب تھا کہ جس میں یہ ممکن نہیں خیال کیا جاسکتا کہ ایمان دنیا سے اٹھ گیا ہو۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ میرے بعد تین سو برس تک قوت ایمانی اور نکوکاری اور تقویٰ کا غلبہ رہے گا۔ اور اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ شروع ہو جائے گا جو ایک ہزار سال کی اندھیری رات ہوگی اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں حضراتؒ خیر القرون کے اندر ہی گزرے ہیں۔ خدا ان کی مساعی جمیلہ کو اور بھی برومند کرے اور ان پر بڑی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ جیسا کہ تین سو برس بعد آنحضرت سرور کائنات تک کوئی بزرگ اس "فارسی الاصل" کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ایک ہزار سال اس کے بعد تک بھی ایک ایسے زمانہ کی پیشگوئی ہے کہ فیج اعوج کا زمانہ ہوگا اور ایمان میں ایسے رخنے دن بدن پڑتے جائیں گے کہ آخر وہ دنیا سے قریباً اٹھ ہی جائے گا۔ اس لئے اس ایمانی زوال کے زمانہ میں کوئی شخص اس پیشگوئی متعلقہ "شخص فارسی الاصل" کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

اب یہ بات دیکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کا مصداق کون صحیح طور پر قرار پاسکتا ہے۔ جبکہ گزشتہ بحث میں قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر زمان یہی زمانہ ہے اور مسیح ومہدی اور شخص فارسی الاصل وغیرہ سب اسی مصلح کے نام ہیں۔ اور ٹھیک وقت پر حضرت میرزا غلام احمد قادیانی نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر دعویٰ بھی کر دیا ہے۔ تو اب اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ آیا ان تمام امور پر غور کرنے سے اس پیشگوئی کا صحیح مصداق یہ مدعی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

جب واقعات صحیحہ پر کامل غور اور انصاف سے نظر ڈالی جاتی ہے تو صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ عیسوی پیشگوئی "مسیح کے نزول ثانی" کی بابت اور اسلامی پیشگوئی جو "شخص فارسی الاصل" کی بعثت کے متعلق لکھی ہے وہ دونوں اسی مدعی کے وجود میں پوری ہوتی ہیں۔

اس بات کو ذرا زیادہ صفائی کے ساتھ سمجھنے کے لئے ہم پہلے اس زمانہ پر نظر ڈالتے ہیں جبکہ ابھی انہوں نے دعویٰ نہ کیا تھا۔ ۱۸۸۰ء میں انہوں نے ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا نام براہین احمدیہ رکھا۔ یہ کتاب دعویٰ سے قریباً دس برس پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے مسیح کے نزول ثانی کے عقیدہ میں کچھ اختلاف نہیں کیا۔ بلکہ عام عقیدوں کے مطابق یہ بیان کیا ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ وہ خود ہی آئیں گے۔ لیکن اسی کتاب میں انہوں نے اپنے رؤیا اور مکاشفات درج کئے ہیں جن سے ان کی روحانی مماثلت حضرت مسیح کے ساتھ پائی جاتی ہے اور ایسے الہامات بھی لکھے ہیں جن میں ان کو "مسیح" اور "شخص فارسی الاصل" کے خطابوں سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں بعض لوگوں کے لئے یہ شہادت کچھ متعارض جیسی معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت اس موعود کی صاف گوئی اور صدق دعویٰ پر ایک قطعی اور فیصلہ کن شہادت ہے۔ یہ کیسی بے بناوٹی اور صفائی طبع پر دلیل ہے کہ ایک شخص جو خود مسیح موعود بننے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جب ابھی اپنے اس منصب پر مامور نہیں ہوا، نہیں جانتا کہ کل کو مجھے کیا عزت بخشی جاوے گی، نہایت سادگی اور بے تکلفی سے وہی اعتقاد بیان کرتا ہے جو عام طور پر مسلمانوں میں مروج ہے۔ خود بے تکلفی اور سچائی سے ایک طرف یہ عقیدہ بیان کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ الہامات درج کرتا ہے جو اسے خدا کی طرف سے ہوئے اور جن کا مصداق ابھی تک نہیں سمجھایا گیا۔ ایک طرف اس اعتقاد کا اظہار اور دوسری طرف یہ الہامات جو اعتقاد کے مخالف تھے ایک ہی کتاب میں لکھے موجود ہونا اس بات کی قطعی شہادت ہے کہ یہ الہامات ملہم کے دل کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ کسی ایسے زبردست کی طرف سے القاء ہوئے ہیں جو کلام میں اپنے غالب ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ ان کے دل میں خود مسیح موعود بننے کی امنگ ہوتی اور یہ الہامات اسی مقصود کو حاصل کرنے کے لئے خود تراشیدہ ہوتے اور اس دعویٰ کی پڑی جمانے کے لئے پہلے منصوبہ بازی کا پیش خیمہ ہوتے تو اتنی احتیاط تو ضرور ہی کی جاتی اور کم از کم اتنا تو نہ لکھا جاتا کہ وہ مسیح ناصری ہی وقت موعودہ پر خود دوبارہ نازل ہوگا۔ یہ ایک ایسی زبردست بات ہے کہ جس سے الہام اور مُلہَم کی صداقت کا بڑا پختہ اور مضبوط ثبوت بہم پہنچتا ہے۔

ہم نے ابھی ذکر کیا ہے کہ ان الہامات میں صاحبِ الہام کو مسیح ابن مریم کا روحانی مثیل کہا گیا ہے جس کی نسبت لکھا ہوا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔ اور چونکہ یہ شہادت اس وقت بیان کی گئی تھی جس وقت انہیں خود مسیح موعود بننے کا ذرہ خیال بھی نہ تھا اس لئے اس کے امر واقع اور قطعی ہونے کا بڑا زبردست ثبوت ہے۔ براہین احمدیہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آپ کو اگر عزیز و رحیم خدا سے تعلق جوڑنا ہے تو لازماً عزت والا غلبہ حاصل کرنا چاہئے

جب تک ہم آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلیں گے ہم اس وجہ سے کہ محمد کا رب عزیز ہے ہم بھی عزیز ہونگے اور یقیناً عزت کے ساتھ دائمی غلبہ حاصل کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے

جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ظاہر کرتا چلا جا رہا ہے کہ ہر سال جماعت احمدیہ کا غلبہ بڑھتا چلا جاتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم جون ۲۰۰۱ء یکم احسان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

صفت رحیمیت کا مضمون ابھی جاری ہے اور اس میں بعض جگہ آپ دیکھیں گے کہ یہ جو جوڑا بنا ہوا ہے اس میں فرق پڑ گیا ہے۔ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کی بجائے ﴿عَزِيْزٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں بھی بہت بڑی حکمت ہے جو موقع پر مَیں بیان کروں گا۔

پہلی آیت سورۃ النور کی ہے ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا. اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ اور تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا یہ تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ النور آیت ۲۳)

یہ واقعہ اُفک سے متعلق آیت ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بعض ظالموں نے ایک جھوٹا الزام لگایا تھا۔ حضرت امام بخاری کتاب التفسیر میں اس واقعہ اُفک سے متعلق لکھتے ہیں۔ ایک لمبی روایت ہے جس کے آخر پر یہ ذکر ملتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی براءت فرمادی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کا شکریہ ادا کرو۔ اس پر مَیں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ مَیں نہ تو ان کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ ہی آپ کا بلکہ مَیں تو صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری بریت فرمائی۔ آپ لوگوں نے تو اس الزام کے بارہ میں سنا مگر اسے جھوٹا قرار نہ دیا۔

اس جھوٹ کے پھیلانے والوں میں ایک شخص مِسْطَح بن اثاثہ بھی تھا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اس کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءت فرمادی تو حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ آئندہ میں اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس کی کوئی مالی مدد کروں گا۔ اس پر ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ﴾ سے لے کر ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک کی آیات نازل ہوئیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا کہ بخدا کیوں نہیں، یعنی اللہ غفور رحیم ہے میں کیوں نہ اس کی خاطر معاف کروں۔ اے ہمارے رب ہماری تو آرزو یہی ہے کہ تو ہمیں بخش دے۔ تب آپ نے مِسْطَح کو جو کچھ آپ پہلے دیا کرتے تھے وہ سب پھر سے دینا شروع کر دیا۔ مِسْطَح کے متعلق روایت یہ ہے کہ کچھ کھانا گھر سے دیا کرتے تھے اور اس کے علاوہ بھی مالی امداد فرمایا کرتے تھے اور مِسْطَح ان لوگوں میں شامل ہو گیا تھا جو الزام لگانے والے تھے۔ اگرچہ اس نے الزام نہیں لگایا تھا مگر ان سے اس کا کچھ تعلق تھا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''جیسے خدا تعالیٰ نے اپنے اَخلاق میں یہ داخل کر رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے''۔ ''وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا و صدقہ سے ٹال دیتا ہے''۔ وعید سے مراد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا انذار کہ تم لوگوں سے ایسا سلوک کیا جائے گا جس میں انذار ہو اور کوئی قرب کا وعدہ نہ ہو۔ ''اسی طرح انسان کو بھی اُس نے یہی اَخلاق سکھائے ہیں جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلافِ واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہؓ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ مَیں اس بیجا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی ﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾'' کہ عفو سے کام لیں اور معاف کر دیں۔ ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

''تب حضرت ابو بکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگادی۔ اسی بنا پر اسلامی اَخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حُسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمتگار کی نسبت قسم کھائے کہ مَیں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرّع پر معاف کرنا سنّتِ اسلام ہے تا تخلّق باخلاق اللہ ہو جائے۔ مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر بازپُرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۱)

یہاں ترک وعدہ اور ترک وعید سے مراد یہ ہے جیسا کہ شروع میں ظاہر کر دیا گیا ہے اگر دھمکی دی جائے کسی کو اور قسم کھا کر دھمکی دی جائے میں تم سے یہ سلوک کروں گا تو اس قسم کو توڑنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت اللہ کے مطابق ہے جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں تھا کہ باوجود اس کے کہ بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہ قوم ہلاک کر دی جائے گی مگر اس قوم کے تضرع کی وجہ سے وہ اس ہلاکت سے بچ گئی تھی تو یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ اپنے وعید کو ٹال دیا کرتا ہے اگر توبہ، استغفار اور صدقات سے خدا تعالیٰ کی بخشش طلب کی جائے۔ لیکن جو وعدہ فرماتا ہے اس کو کبھی نہیں ٹالتا، یہاں تک کہ قوم بعض دفعہ بگڑ بھی جائے تب بھی وہ وعدہ ضرور پورا کرتا ہے۔ اب حضرت مسیحؑ سے جو غلبہ کا وعدہ تھا آپ کی قوم بعد میں بگڑ گئی مگر اللہ نے اپنا وعدہ ضرور پورا فرمایا اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام دنیا پر مسیحی قوم کا قبضہ ہے تو اس لئے وعدہ اور وعید کا یہ فرق ملحوظ رکھیں۔

دھمکی دیں کسی کو تو قسم بھی کھائیں تو وہ توڑ دیا کریں اور اس کا کفارہ ادا کیا کریں اور اگر وعدہ کیا ہو کہ مَیں اس طرح کروں گا، تمہیں یہ دوں گا تو "عِدَةُ الْمُؤمِنِ كَاَخْذِالْكَفِّ" کی حدیث کو یاد رکھیں کہ مومن کا وعدہ تو ایسا ہے جیسے ہتھیلی میں وہ چیز رکھ دی گئی ہو اور اس کو ٹالا نہیں جاسکتا۔ جو دے چکے وہ دے چکے۔

دوسری سورۃ النور کی آیت ۳۴ ہے ﴿وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا. وَاٰتُوْهُمْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتَاكُمْ. وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جو نکاح کی توفیق نہیں پاتے انہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے۔ اور تمہارے جو غلام تمہیں معاوضہ دے کر اپنی آزادی کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں۔ اس کو مکاتبہ کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بلکہ بسااوقات غلام میں یہ طاقت نہیں ہوتی تھی کہ اپنی آزادی کے لئے پیسے پہلے دے دے۔ جتنی بھی اس کی قیمت قضاء مقرر کرتی تھی اس کے متعلق وہ توفیق ہی نہیں رکھتا تھا کیونکہ جو کچھ بھی وہ کماتا تھا وہ مالک کا ہو جاتا تھا اس لئے قضاء کے سامنے یہ عہد کرتا تھا کہ مجھے آزاد کردے اور مَیں اب جو کماؤں گا جو سب کچھ میرا ہوگا اس میں سے مَیں یہ قرضہ اتاروں گا۔ چنانچہ اس کو مکاتبہ کہا جاتا ہے۔

تو وہ لوگ جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں غلامی کا اس قسم کے عہد کرنے کی یا کروانے کی ان کو تو اس زمانہ میں بھی توفیق نہ ملی۔ کتنے غلام انہوں نے امریکہ بھیجے۔ سارا امریکہ ان غلاموں سے آباد ہے اور اسی طرح جنوبی امریکہ، ہر جگہ انہوں نے غلاموں کی تجارت کی اور بڑی ظالمانہ تجارت کی اور کسی مکاتبہ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کسی وقت بھی، مرتے دم تک وہ آزاد نہیں ہو سکتے تھے اور جو کچھ بھی کماتے تھے وہ سب کا سب ان کے مالک کا ہو جاتا تھا۔ تو یہ بھی ایک عظیم الشان آیت ہے اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کہ اسلام غلامی سے آزادی کی عظیم الشان تعلیم دیتا ہے اس کا عُشر عشیر بھی کسی دوسرے مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اب اس کے بعد ایک ذرا مشکل سی آیت ہے جو سمجھنے والی ہے۔ فرمایا "اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو (روک کر مخفی) بدکاری پر مجبور نہ کرو"۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لونڈیوں سے پیشہ نہ کرواؤ، اس کی تو کسی صورت میں اجازت ہی نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو شادی نہیں کرنے دیں گے تو بعید نہیں کہ وہ مخفی طور پر بدکاری کریں۔ یہ مفہوم اچھی طرح آپ کو سمجھ لینا چاہئے۔ اس لئے تم اُن کو روکے رکھو کہ آزاد ہو جائیں گی تو ہمیں جو فائدہ ان سے غلامی کا پہنچتا ہے وہ نہیں ملے گا۔ ایسا ہرگز نہ کرو۔ اور اگر کوئی ان کو بے بس کردے گا یعنی وہ مجبور ہو جائیں گی مخفی بدکاری پر تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی ان لونڈیوں سے بھی اللہ تعالیٰ حسن سلوک فرمائے گا اور ان کو بخش دے گا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھیں جو پرہیزگار رہنے کا اصل ذریعہ ہے تو ان کو چاہئے کہ اَور تدبیروں سے طلبِ عفت کریں۔ چنانچہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو نکاح کرنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے پرہیزگار رہنے کے لئے یہ تدبیر ہے کہ وہ روزے رکھا کرے۔ .... نکاح سے شہوت رانی غرض نہیں بلکہ بد خیالات اور بد نظری اور بدکاری سے اپنے تئیں بچانا اور نیز حفظِ صحت بھی غرض ہے"۔

(آریہ دھرم۔روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۔۲۳)

اب سورۃ النور ہی کی ایک اور آیت مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کا اعادہ ہے۔ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ . اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورۃ النور آیت ۶۳)

اس آیت میں بھی غفور اور رحیم دونوں صفات باری تعالیٰ کا ذکر اکٹھا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے:
"سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اجتماعی اہم معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اٹھ کر نہ جائیں۔

اب یہی وہ سنت ہے جس پر ہم مشاورت میں عمل کرتے ہیں۔ مشاورت میں لوگوں کو آنے کی تو دعوت دی جاتی ہے لیکن جب جانا چاہیں کسی کی کوئی حاجت ہو، کسی کو ضرورت سے باہر نکلنا پڑے تو ہاتھ کھڑا کر دیتا ہے اور پھر وہ صدرِ مشاورت سے اجازت لیتا ہے پھر باہر جاتا ہے۔ تو یہ جو جماعت احمدیہ کا دستور ہے یہ سنت کے خلاف نہیں بلکہ عین سنت کے مطابق ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ صدر کا مقام اور مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ وہ تو آنحضورؐ کی جوتیوں کی خاک کے برابر بھی نہ ہو تب بھی سنت تو جاری رہے گی اور سنت پر عمل کا تقاضا ہے کہ امر جامع جب بھی ہو، کوئی بڑا معاملہ ہو، عام مجلس نہیں بلکہ بڑا معاملہ ہو جس میں سب مل کر غور کر رہے ہوں تو اجازت کے بغیر کسی کو باہر جانے کی اجازت نہیں۔

پھر فرماتا ہے: 'پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے۔ یعنی اجازت نہ دینے کا بھی اختیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا۔ اور اس کے ساتھ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہ'۔ یعنی اہم کام کے لئے وہ کچھ دیر کے لئے باہر جارہے ہیں تو اے رسول تُو ان کے لئے اس عرصہ میں کہ وہ باہر ہیں مغفرت طلب کرتا رہ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بہت سی اچھی باتیں سننے سے وہ محروم رہ جائیں۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب مَیں سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷ آپ کے سامنے رکھتا ہوں ﴿قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ تو کہہ دے کہ اسے یعنی قرآن کریم کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہے یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ زمین و آسمان کے بھید جانتا ہے کا اس غفور رحیم سے کیا تعلق ہے۔ حقیقت میں اگر آپ زمین و آسمان پر غور کریں تو بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا آپ کو علم بھی نہیں۔ اس میں لوگ بھی غلطیاں کرتے ہیں اور زمین و آسمان میں جو بھی مخلوق جہاں جہاں جس طرح بھی ہے اس سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ﴿فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم نے یہ اعلان چودہ سو سال پہلے سے کر دیا تھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی خالی جگہ نہیں، کوئی خلاء نہیں۔ اس میں ضرور چیزیں موجود ہیں اور جاندار بھی موجود ہیں۔ ان سے کوئی غلطیاں جو ہوں وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک اور آیات سورۃ الفرقان نمبر ۶۹ تا ۷۱ ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ اور یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے ﴿وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ﴾ اور یقیناً ہرگز قتل نہیں کرتے اس جان کو اللہ تعالیٰ نے جس کا قتل حرام قرار دیا ہو مگر ﴿بِالْحَقِّ﴾ حق کے ساتھ یعنی خداتعالیٰ کی اجازت کے ساتھ اور ان امور میں جہاں اللہ تعالیٰ نے انسانی قتل کو جائز قرار دیا ہو ﴿وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ اور وہ زنا بھی نہیں کرتے۔ ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ اور جو یہ کام کرے وہ بہت بڑا گناہ کمائے گا۔ ﴿يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھا دیا جائے گا ﴿وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا﴾ اور اس میں نہایت ذلیل حالت میں لمبے عرصہ تک رہے گا۔ اتنے بڑے گناہوں کے باوجود ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ ہاں سوائے اس کے کہ جو اپنے پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل بجالائے۔ ﴿فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ﴾ تو یقیناً

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یہی لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ نیکیوں میں تبدیل کرتا چلا جائے گا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ نے ان آیات کی تفسیر میں یہ روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں درج فرمائی ہے حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ابن اَبْزیٰ نے کہا کہ ابن عباسؓ سے آیت کریمہ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُ هٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا﴾ اور آیت کریمہ ﴿وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ کے بارہ میں پوچھو۔ تب مَیں نے اُن یعنی حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دیتے تھے، ہم ایسی جانوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی تھی قتل بھی کیا کرتے تھے اور ہم فواحش میں بھی مبتلا تھے اس لئے ہمارا کیا ہوگا؟۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ ﴿اِلَّامَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ نازل فرمائی۔ (بخاری، کتاب التفسیر)

یہ جو آیات ہیں یہ تو دائمی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ یہ ایسا مسئلہ تھا کہ اگر کوئی عرب نہ بھی پوچھتے تب بھی ان دائمی آیات کریمہ نے تو ضرور نازل ہونا تھا مگر ایک موقع اور محل کی مناسبت سے یہ سوال اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل سے اٹھوا دیا کرتا تھا اور جس وقت قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا اس وقت ان سوالات کا جواب قرآن کریم ہی کے مطابق ضرور دے دیا جاتا تھا تو اس لئے قرآن کریم کا یہ اسلوب ہے جو اپنے پیش نظر رکھیں کہ اگر لوگ نہ بھی پوچھتے تو قرآن کی بہت سی آیات ایسی ہیں جنہوں نے بہر حال نازل ہونا تھا کیونکہ وہ دائمی نوعیت کی ہیں۔ یہ مسائل بھی صرف چودہ سو سال پہلے کے نہیں آج بھی ویسے ہی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے سوالات کو بہانہ بنا دیا اس وقت کے لئے، ان لوگوں کو سمجھانے کی خاطر کہ اس موقع پر یہ کچھ کرنا چاہئے۔

پھر سورۃ الشعراء کی آیات ۸ تا ۱۰ ہیں ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً. وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾۔ اب یہاں دیکھیں غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کی بجائے اَلْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ فرمایا ہے۔ عزیز کا معنی ہے بہت غلبہ والا اور بہت عزت والا۔ تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں زمین کو کہ ہم نے کتنے ہی معزز جوڑے بنائے ہیں۔ کریم معنے معزز بھی ہے اور اعلیٰ درجہ کے بھی ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ اعلیٰ درجہ کے جوڑے ہم نے زمین میں اُگائے ہیں۔ اب دیکھیں درخت ہیں طرح طرح کے، طرح طرح کے پھل ہیں آپ کھاتے ہیں تو آپ خیال بھی نہیں کرتے کہ کیسے مٹی میں سے از خود یہ سب بلند ہو رہے ہیں اور کس طرح از خود ایک ہی پانی سے سیراب ہونے کے باوجود مختلف شکلوں کے پھل بن جاتے ہیں جن کا گودا آپ کے کام آجاتا ہے اور تھوڑے سے چھوٹے سے بیج جو ہیں وہ جانوروں کے لئے پھینک دئے جاتے ہیں پھر وہ کھائے جائیں تب بھی جانوروں کے پیٹ سے نکل کر دوبارہ بیج اگتے ہیں اور درخت بن جاتے ہیں اور جانور نہ بھی کھائیں تب بھی وہ زمین میں بکھیرے جاتے ہیں۔

اب یہ جو نظام اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے یہ ایک حیرت انگیز نظام ہے کیونکہ انسان نے اگر یہ نہ کھانا ہوتا تو ایک ہی جگہ درخت کے نیچے ہی سارے بیج گرتے، اس کے گودے کو ایسا عمدہ بنا دیا کہ مجبور ہے کہ وہ انہیں ضرور کھائے۔ اور جب وہ کھاتا ہے تو وہاں نہیں کھاتا جہاں پھل لگا ہو بہت دور کہیں کھاتا ہے۔ آج کل مثلاً بہت سے پھل ہیں بیجوں والے مثلاً سیب ہی ہیں جو مختلف ممالک سے یہاں آ رہے ہیں اور کہیں آ گے، ہزاروں میل پرے اُگے اور یہاں آ گئے۔ یہاں جو چیزیں اگتی ہیں وہ ہزاروں میل دور چلی جاتی ہیں۔ پس اس طرح بیجوں کا انتشار ہوتا رہتا ہے۔ یہ بھی گہری حکمت کے نتیجہ میں ہے۔

اس میں عزیز رحیم کیوں فرمایا ہے۔ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً. وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾۔ یہاں ﴿اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ کے متعلق غور طلب معاملہ ہے کہ ان ساری باتوں کو دیکھنے کے باوجود اکثر لوگ مومن نہیں ہوتے لیکن ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ اپنے دین کو ضرور غالب کرے گا اور وہ اللہ کے رسول اور اس کے غلاموں کو عاجز نہیں کر سکتے۔ تو عزیز بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ غالب ہے وہ بے شک ایمان نہ لائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خدا کا دین بہر حال غالب رہے گا اور وہ رحیم ہے اور بار بار رحم فرمانے والا بھی ہے۔

اب بیج بھی دیکھو کہ ہر موسم میں جب اُگتے ہیں تو پھر وہ موسم گزر جاتا ہے رحیمیت اس موسم کو پھر لے آتی ہے۔ پھر گزر جاتا ہے، پھر اگلے سال پھر رحیمیت اس موسم کو لے آتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرح تم بھی رحیم بننے کی کوشش کرو، اپنے فیض کو لوگوں پر جاری رکھو۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار کرو تو اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے لئے رحیم پاؤ گے۔

سورۃ الشعراء کی آیات ۶۶ تا ۶۹ ﴿وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ اَجْمَعِيْنَ﴾ اور ہم نے موسیٰ کو اور جو اس کے ساتھ تھے ان سب کو ہم نے اجتماعی طور پر نجات بخش دی۔ ﴿ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ﴾ پھر دوسروں کو یعنی فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ اس میں یقیناً خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اب یہاں بھی وہی بات ہے کہ وہ مومن نہیں تھے لیکن اللہ کے دین کو بگاڑ نہیں سکے، ان کمزوروں کو مغلوب نہیں کر سکے جن کو اللہ عزیز نے غلبہ عطا کرنا تھا یعنی بنی اسرائیل کو جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو بہت بڑے غلبہ والا اور دائمی عزت والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ یعنی ان لوگوں کو بھی بار بار موقعہ دیا گیا تھا ایک بہت بڑا نشان تھا ان کے لئے اس بات میں کہ جب بھی وہ اپنے وعدوں سے مُکر جاتے تھے پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ نشان دکھاتا تھا، پھر مُکر جاتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ نشان دکھاتا تھا یہاں تک کہ جب ان پر حجت تمام ہو گئی تب اللہ نے پکڑا ہے اور یہ جو بار بار ان کو موقعہ دینا ہے یہ رحیمیت کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماتا تھا، پھر رحم فرماتا تھا مگر وہ اپنے گناہوں سے اور تکبر سے باز نہیں آئے۔

سورۃ الشعراء کی ۱۰۱ تا ۱۰۵ آیات ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ﴾ اب ہمارا کوئی بھی شفاعت کرنے والا نہیں ﴿وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ﴾ نہ کوئی سچا گہرا دوست ہے ﴿فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یہ جو گفتگو ہے یہ کفار قیامت کے دن آپس میں کریں گے۔ وہ کہیں گے آج تو ہمارا کوئی شافع نہیں۔ ہم سمجھا کرتے تھے کہ ہماری شفاعت کرنے والے لوگ ہمارے لئے ہونگے، کوئی گہرا جگری دوست نہیں ﴿صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ﴾ ہاں اگر ایک دفعہ ہمارا لوٹ جانا ہو، ہمیں ایک دفعہ اللہ تعالیٰ واپس کر دے ﴿فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تو ہم ضرور پکے مومنوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ بات کبھی بھی نہیں ہوا کرتی۔ جب نجات ملتی ہے پھر انہی چیزوں میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے جن چیزوں میں پہلے مبتلا تھا یعنی ہر انسان نہیں بلکہ وہ جو بد نصیب ہو۔ تو مرنے کے بعد بھی پھر کوئی نجات ایسی ممکن نہیں۔ اس دنیا میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جب انسان بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اور باز نہیں آتا تو پھر آخر ایک وقت پہنچ کے اللہ پھر اپنے عزیز ہونے کو ثابت کرتا ہے اور اپنے غلبہ کو اس کو دکھا دیتا ہے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو بہت غلبہ والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ﴾ کا لفظ قابل غور ہے۔ بار بار یہاں ''یقیناً تیرا رب'' کے الفاظ دہرائے جا رہے ہیں۔ اس سے مراد ربّ محمد ﷺ ہے کہ اے محمدؐ تیرا رب ایسا ہے کبھی ترک نہیں کرے گا اس وعدہ کو کہ تجھے غلبہ دیا جائے گا جو چاہے دشمن کرتا رہے تیرا رب ایسا ہے جو عزیز ہے، جو بہت زیادہ قوی اور عزت والا اور غلبہ والا ہے۔ پس اگر یہ نہیں مانتے تو اللہ بھی رحیم ہے اور تُو بھی رحیم ہے۔ تُو بار بار ان کو موقعہ دیتا چلا جاتا ہے ان پر رحم فرماتا ہے لیکن یہ بد نصیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رحم اور تیرے رحم سے کوئی استفادہ نہیں کرتے۔

یہ سورۃ الشعراء کی ۱۴۰ تا ۱۴۱ آیات ہیں ﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ﴾ پس انہوں نے جھٹلا دیا اپنے وقت کے نبی کو۔ ﴿هٗ﴾ سے مراد وقت کا نبی ہے ﴿فَاَهْلَكْنٰهُمْ﴾ تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

MTA International

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ — *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ — *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER — EXPORT — Prime — BANGLA TV — skydigital — ZEE TV — SONY Entertainment Television

+ All prices are exclusive of VAT

مُؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ تھوڑے تھے جو اپنے وقت کے نبی پر ایمان لائے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے اے محمدؐ! تیرا ہی رب ہے جو بہت بڑے غلبہ والا اور بہت عزت والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ الشعراء ہی کی آیات ۱۵۶ تا ۱۶۰۔ ﴿قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ وقت کے نبی نے کہا کہ یہ اونٹنی ہے اس کے لئے بھی گھاٹ ہے، پانی پینے کا ایک وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔ ﴿وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ اور تمہارے لئے بھی ایک معین وقت میں تمہارے اونٹوں اور جانوروں کو پانی پلانا ہے ﴿وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ﴾ پس جب یہ اونٹنی جس پر چڑھ کر میں تبلیغ کے لئے نکلتا ہوں پانی پینے کے لئے آئے تو اس میں حائل نہ ہوا کرو، بری نیت سے اس کو نہ پکڑنا۔ اگر ایسا کرو گے تو یقیناً بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا۔ اس کے باوجود کیا ہوا ﴿فَعَقَرُوْهَا﴾ انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ ﴿فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ﴾ اس کے نتیجہ میں پھر ان کو نادم ہونا پڑا یعنی جب عذاب نازل ہوا تو پھر کوئی حسرت تھی ان کی صرف، یہاں ندامت سے مراد حسرت ہے کہ اُن کے لئے سوائے حسرت کے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ ﴿فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ﴾ تو حضرت صالحؑ نے جیسا کہ وعدہ کیا تھا ﴿فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ﴾ ان کو عذاب نے پکڑ لیا۔ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے۔ ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اب پھر دیکھئے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ جہاں بھی لفظ عزیز کے ساتھ رحیم کو جوڑا ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے بلا استثناء ہر دفعہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے تیرا رب بہت ہی عزیز ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی یہ دونوں صفات عطا کی گئی تھیں ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ...... بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت مضبوط تھے اپنی پکڑ میں اور عزت والے تھے اور مومنوں کی تکلیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تکلیف پہنچاتی تھی یہاں عزیز کا ایک معنی دکھ محسوس کرنا بھی ہے۔ ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ آپؐ پر بھی یہ بات شاق گزرتی تھی کہ مومن تکلیف اٹھائیں۔ یہاں عزیز کا ایک معنی صرف غلبہ والا نہیں بلکہ دکھ میں مبتلا ہونے والا بھی ہے۔ پس اس پہلو سے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ بات دکھ پہنچاتی تھی کہ تم یعنی اے مومنین تم مشکل میں مبتلا ہو، مشکل تو تمہیں پڑتی ہے اور اس کا سب سے زیادہ دکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہوتا ہے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ لیکن اے محمدؐ یاد رکھ یہ تیرا رب ہی ہے جو لازماً دائمی عزت اور دائمی غلبہ والا ہے اور وہ بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب آخر پر تین آیتیں ہیں سورۃ الشعراء ہی کی ۱۷۴ تا ۱۷۶ ﴿وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾ اور ہم نے ان پر ایک قسم کی بارش برسائی۔ مَطَرًا سے مراد ایک بارش بھی ہے اور ایک قسم کی بارش بھی ہے کیونکہ یہ بارش پانی کی بارش نہیں تھی بلکہ پتھروں کی بارش تھی۔ ﴿وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا﴾ تو ہم نے ان کے اوپر ایک قسم کی بارش برسائی۔ ﴿فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾ جن کو ڈرایا جاتا ہے ان پر جو بارش برستی ہے وہ بہت ہی بری ہوتی ہے۔ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ اب اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایسے تھے جو ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اب دیکھئے ہر جگہ جہاں عَزِيْزٌ رَّحِيْمٌ ہے وہاں اِنَّ رَبَّكَ کا لفظ ضرور موجود ہے جو عجیب شان ہے قرآن کریم کی، اس میں کوئی تضاد نہیں، کوئی اختلاف نہیں، بڑی گہری حکمت کے ساتھ صفات کو جوڑا گیا ہے اور ان کو اسی طرح دوہرایا گیا ہے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور یاد رکھ کہ تیرا رب ہی ہے (لَهُوَ) وہی ہے جو بہت غالب ہے، بڑی عزت والا اور غلبہ والا ہے، دائمی عزت والا اور دائمی غلبہ والا اور رحیم اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پس ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے تو غلام ہیں ہمیں بھی یہ وعدہ دیا گیا ہے جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے ہم اس وجہ سے کہ محمد ﷺ کا رب عزیز ہے، ہم بھی عزیز ہونگے اور یقیناً عزت کے ساتھ دائمی غلبہ حاصل کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے کوئی اس تقدیر کو روک نہیں سکتا کیونکہ خدا کا وعدہ اپنے بندے محمدؐ سے ہے اور فرمایا ہے: اے محمدؐ تیرا رب بہت عزیز ہے۔ پس ہم بھی تو اسی محمدؐ کے غلام ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دائمی غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور آج کل جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ظاہر کر رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے اور آئندہ بھی اس سے زیادہ کرتا چلا جائے گا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کا غلبہ بڑھتا چلا جا رہا ہے اتنا زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ گویا اب ان کا حساب رکھنے کا بھی ایک مسئلہ بن گیا ہے، کس طرح اتنی بیعتوں کو ہم اکٹھا کریں اور اجتماعی بیعتیں ہوتی ہیں اور اجتماعی ذکر ملتے ہیں کہ اتنی بیعتیں ہوئیں ان ساروں کے جو بیعت فارم ہیں وہ یہاں مرکز کو نہیں بھیجے جا سکتے۔ کروڑوں بیعت فارم کس طرح مرکز بھیجے جائیں گے اور کیسے جمع کئے جائیں گے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب بیعتوں کا رجسٹر بند کرنا پڑے گا۔ اس کثرت سے ہونگی کہ تم ان کو سنبھال نہیں سکتے۔ وہی عزیز رحیم خدا ہمارا بھی خدا ہے، ہمارا بھی رب ہے کیونکہ وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رب ہے اور اس بات کو وہ بار بار پورا فرماتا چلا جا رہا ہے اور آئندہ سالوں میں بھی آپ دیکھیں گے کس شان کے ساتھ ان وعدوں کو وہ پورا کرتا چلا جائے گا۔

پس آپ بھی عزیز رحیم بنیں۔ عزت والا غلبہ حاصل کیا کریں، ظلم والا غلبہ نہیں۔ ابھی بھی ہماری جماعت میں بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو جبر اور ظلم کا غلبہ حاصل کرتے ہیں ان کو یہ آیات سمجھانے کے لئے کافی ہونی چاہئیں مگر افسوس کہ وہ بار بار نصیحت نہیں پکڑتے، اپنی بیویوں پر ظلم کرتے ہیں، اپنے اہل و عیال پر ظلم کرتے ہیں، غیروں پر ظلم کرتے ہیں، اپنے بھائیوں پر ظلم کرتے ہیں مگر وہ غلبہ عزت والا غلبہ نہیں، وہ ذلت والا غلبہ ہے۔ پس آپ خوب یاد رکھیں کہ آپ کو عزیز رحیم سے اگر تعلق جوڑنا ہے تو آپ کو لازماً عزت والا غلبہ حاصل کرنا چاہئے جو دلوں پر حکومت کے ذریعہ ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نصیب ہوا۔ آپؐ نے دلوں پر حکومت کی اور اس کے نتیجہ میں آپؐ کو حیرت انگیز غلبہ عطا ہوا اور یہ غلبہ پھیلتے پھیلتے دنیا کے کونے کونے تک جا پہنچا۔ پس اللہ ہمارے ساتھ ہو، اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اس عزیز اور عزت والے غلبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید پر پاکستان جانے کے لئے ابھی سے اپنی نشست بُک کروالیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

طیب فوڈز لندن

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے موقع پر

اعلیٰ، معیاری کھانوں کا مناسب داموں انتظام کیا جاتا ہے

نیز گھریلو استعمال کے لئے فروزن سیخ / شامی کباب اور کاغذی سموسے بھی دستیاب ہیں

ہمارا نام اعلیٰ معیار کی ضمانت

TAYYAB FOODS LONDON

Tel: 020 8390 3862 + 079 3268 3203

Hay Feverاور اس کا ہومیو پیتھک علاج

(ڈاکٹر (ہومیو) حفیظ احمد بھٹی۔ لندن)

آج کل برطانیہ میں اور دیگر کئی یورپین ممالک میں Hay Fever کی موسمی تکلیف عام طور پر پھیلی ہوئی ہے اور اکثر نوجوان، بچے اور بچیاں بلکہ بڑی عمر کے لوگ بھی اس وبائی مرض میں مبتلا ہیں اس لئے خاکسار نے اس بیماری سے متعلق کچھ لکھنے کی سعی کی ہے۔ امید ہے قارئین کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی (انشاءاللہ)

Hay Fever عمومی طور پر اس الرجی کا نام ہے جو کہ پھولوں، پودوں اور گھاس کی پولن (Pollen) سے جنم لیتی ہے اور انسان کی بلغمی جھلیوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ شروع میں خیال کیا جاتا تھا کہ اس کا تعلق صرف گھاس کی پولن سے ہے اس لئے اس بیماری کا نام Hay Fever رکھا گیا لیکن بعد کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ اس بیماری کا حملہ کسی بھی پودے اور پھول کی پولن سے الرجی کا جواز بن سکتا ہے۔ چنانچہ Hay Fever کے حملہ کے نتیجہ میں اس کے مریض مندرجہ ذیل تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو کہ اس بیماری کی خاص علامات ہیں:

☆......بکثرت چھینکیں آنا۔

☆......ناک سے لگاتار پانی کا بہنا یا ناک کا مکمل بند ہو جانا۔

☆......آنکھوں میں سرخی، خارش اور جلن کے ساتھ پانی کا اخراج۔

☆......سینہ میں سانس کا دباؤ جیسا کہ دمہ کی ابتدائی حالت ہو۔

☆......اس کے علاوہ بعض مریضوں میں سر درد کی بھی شکایت پائی جاتی ہے۔

ہومیو پیتھی میں Hay Fever کا بہترین علاج اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ اس بیماری کا حملہ نہ ہوا ہو اور ایسے مریض جو کہ عموماً اس بیماری میں مبتلا رہتے ہوں ان کے مزاج (Constitutional) کے مطابق دوائیں دی جائیں تو اس بیماری کے حملہ کا کم امکان ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ بعض ایسی دوائیں بھی ہیں جو کہ بیماری کے ظاہر ہونے پر فوری اثر کرتی ہیں۔ انہی میں سے ایک لیکیسس (Lachesis) بھی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اپنی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" میں تحریر فرماتے ہیں:

"بہار میں اگر اچانک سخت چھینکیں آنے لگیں تو یہ بھی لیکیسس کی ایک علامت ہے اور بعض مریضوں پر مَیں نے خود آزما کر دیکھا ہے کہ سالہا سال کی بہار کی الرجی یعنی دن رات بکثرت چھینکیں آنا لیکیسس ایک ہزار کی ایک ہی خوراک سے دور ہو گئی اور پھر دوبارہ کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ غالباً سَو میں سے دس مریض ضرور ایسے ہونگے جن کو لیکیسس ایک ہزار کی ایک ہی خوراک نے اتنا نمایاں فائدہ پہنچایا۔ لیکیسس سے ٹھیک ہونے کے بعد اگر دوبارہ الرجی ہو تو کچھ عرصہ کے بعد مثلاً پندرہ دن یا مہینے کے وقفے سے لیکیسس کو دہرایا جا سکتا ہے"۔

اس کے علاوہ Hay Fever کے لئے جو دوسری دوائیں مفید بتائی جاتی ہیں ان کی علامات کے ساتھ ذیل میں ان کا الگ الگ ذکر کر دیتا ہوں۔ لیکن قارئین اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں کہ ہومیو پیتھک ادویات کا بے جا یا غلط استعمال بجائے فائدہ کے نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے اس لئے کسی بھی دوائی کے استعمال سے پہلے اپنے قریبی ہومیو پیتھک ڈاکٹر یا کسی ماہر سے ضرور رابطہ کریں۔

(۱) ایلیم سیپا

(Allium Cepa)

یہ دوا Hay Fever کے ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے جن کی آنکھوں سے بکثرت سادہ پانی بہتا ہو یعنی جو خراش پیدا نہیں کرتا جبکہ ناک سے بہنے والا مواد سخت جلن دار ہوتا ہے جس میں تیزابیت پائی جاتی ہے جو اوپر والے ہونٹ کو جلا دیتی ہے جس سے ہونٹ سرخ ہو جاتا ہے اور درد کرتا ہے۔ اس کے ساتھ سر میں درد پایا جاتا ہے۔ اس کا مریض کھلی ہوا کو پسند کرتا ہے۔

(۲) امبروشیا

(Ambrosia)

یہ دوا ایسے Hay Fever کے لئے مفید ہے جب کہ آنکھوں سے جلن کے ساتھ بکثرت آنسو خارج ہوں اور پپوٹوں پر ناقابل برداشت خارش ہو۔ بکثرت چھینکیں آئیں اور ناک سے پانی جیسی پتلی رطوبت بہے یا ایسا محسوس ہو کہ ناک خشک اور اکڑی ہوئی ہے جبکہ نکسیر پھوٹنے کا بھی رجحان ہو۔ سر میں بھاری پن کا احساس اور سینے میں دمہ جیسی کھڑ کھڑاہٹ ہو

(۳) آرسینک البم

(Arsenic Album)

یہ دوا Hay Fever کے ان مریضوں کے لئے مفید ہے جن کے ناک اور آنکھوں دونوں سے جلن اور خراش پیدا کرنے والا پانی خارج ہو۔ چھینکیں آنے کا رجحان ہو، ناک سے پانی کی طرح پتلی رطوبت بہے جس سے ناک کے نتھنوں میں جلن پیدا ہو، مریض کھلی ہوا میں تکلیف محسوس کرے اور بند کمرے میں راحت پائے۔

(۴) ڈلکا مارا

(Dulcamara)

ہر قسم کی موسمی تبدیلی سے جب Hay Fever کی تکالیف شروع ہوں تو ایسے میں یہ دوائی اکثر مفید پائی گئی ہے۔ بکثرت چھینکوں کے ساتھ ناک سے پانی کی طرح پتلی رطوبت نکلتی ہے اور ٹھنڈ لگ جانے سے ناک بند ہو جاتی ہے۔ نزلہ ناک سے شروع ہوتا ہے لیکن آنکھوں میں اپنا مستقل قیام کر لیتا ہے جس کی وجہ سے آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں اور پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں۔

(۵) یوفریزیا

(Euphrasia)

یوفریزیا ایسے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے جن کی آنکھوں پر Hay Fever کا حملہ ہوا ہو اور آنکھوں سے شدید خراش دار پانی کا اخراج ہو جو آنکھوں کے پپوٹوں میں سوجن اور سخت جلن پیدا کر دے۔

ناک کے نتھنے متورم ہو جاتے ہیں، بکثرت چھینکوں کے ساتھ ناک سے بہت رطوبت نکلتی ہے جو کہ جلن کے بغیر ہوتی ہے۔ دن کے وقت گلے میں کسی قسم کی جلن اور خارش محسوس نہیں ہوتی لیکن جب مریض رات کو بستر پر لیٹتا ہے تو آنکھوں سے بہنے والا پانی گلے کے اندر گرنے لگتا ہے جس سے سانس کی نالی زخمی ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔

(۶) جیلسیمیم

(Gelsemium)

ایسے مریض جن کو گرمی کے موسم میں سردی لگ جائے اور Hay Fever جیسی کیفیت پیدا ہو جائے۔ جبکہ بکثرت چھینکوں کے ساتھ ناک سے خراش دار پانی کا اخراج ہو۔ چہرہ گرم ہو جاتا ہے۔ جسم اور سر میں دھیما دھیما درد محسوس کرتے ہوں۔ آنکھوں کے پپوٹے بوجھل محسوس ہوتے ہوں اور پیاس بالکل نہ لگتی ہو تو جیلسیمیم ایسی تکالیف میں فوری فائدہ دیتی ہے۔

(۷) نیٹرم میور

(NatrumMuriaticum)

نیٹرم میور ایسے مریضوں کی دوا ہے جن کے ناک سے شدید چھینکوں کے ساتھ لگاتار پتلا پانی خارج ہوتا ہے جیسے کچے انڈے کی سفیدی۔ یہ کیفیت دو سے تین دن تک رہتی ہے اور پھر ناک بند ہو جاتا ہے جس کے ساتھ ہی سونگھنے اور ذائقہ چکھنے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے بوجھل ہو جاتے ہیں اور روشنی سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیلسیمیم کے برعکس نیٹرم میور کے مریض کو پیاس بہت لگتی ہے اور اس کے سر درد میں سر پر ہتھوڑے برسنے کا احساس ہوتا ہے۔

(۸) سباڈیلا

(Sabadilla)

سباڈیلا ایسے Hay Fever کے لئے بہت مفید دوا ہے جس کا مریض مسلسل چھینکوں کا شکار ہو۔ گھاس کی الرجی سے چھینکوں کا سخت دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور ان سے بکثرت سادہ پانی بہتا ہے۔ پیشانی پر درد کا احساس نمایاں ہوتا ہے۔ مریض سردی محسوس کرتا ہے اور ہر ٹھنڈی چیز سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گلے میں لیکیسس کی طرح بائیں طرف چبھن اور کھجلی شروع ہو جاتی ہے جس کو گرم خوراک یا مشروب سے آرام ملتا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سباڈیلا کو Hay Fever میں بہت مفید دوا قرار دیا ہے اور اس ضمن میں ایک ایسی علامت کا بھی ذکر فرمایا ہے جس کا عموماً دوسری کتابوں میں Hay Fever سے متعلق تذکرہ نہیں ملتا۔ آپ فرماتے ہیں:

"Hay Fever میں ناک کے اندر کھجلی ہوتی ہے جو پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو ناک کے اوپر یا اندر کھجلی ہونا ایک طبعی امر ہے۔ جس کی وجہ سے چھینکوں کا عارضہ لگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سباڈیلا پیٹ کے کیڑوں کی بھی بہت اچھی دوا ہے"۔

(۹) سلیشیا

(Silicea)

صبح کے وقت بکثرت چھینکوں کے ساتھ ناک کی نوک پر خارش ہو اور ناک کے اندر کھرنڈ بن جائیں جن کو ہٹانے سے خون نکلے۔ آنکھوں سے پیپ دار مواد خارج ہو اور آنسوؤں کی نالی میں سوجن ہو تو ایسے مریضوں کے لئے سلیشیا بہت مفید دوا ہے۔

سلیشیا میں سر درد کا آغاز صبح کے وقت ہوتا ہے جو گدی سے شروع ہو کر ماتھے اور آنکھوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مریض کو سردی لگنے کے باوجود ٹھنڈے پانی کی پیاس ہوتی ہے اور مشروب میں برف ڈال کر پینے سے سکون محسوس کرتا ہے۔

(۱۰) ویتھیا

(Wyethia)

جب Hay Fever کی تکلیف گلے کو متاثر کر دے اور تالو میں شدید تکلیف ہو تو یہ دوا مریض کو بہت فائدہ پہنچاتی ہے۔ سباڈیلا کے برعکس تالو میں سخت درد پایا جاتا ہے۔ گلا عموماً خشک ہو جاتا ہے جس میں سوجن کا احساس پایا جاتا ہے اور مریض حلق کو لگاتار صاف کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

جیسا کہ خاکسار نے شروع میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ہومیو پیتھک دواؤں کے استعمال سے پہلے اپنے قریبی ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کر لیں اور مندرجہ بالا دواؤں کی پوٹینسی کا ضرور خیال رکھیں۔ یہ دوائیں عموماً ۳۰ کی پوٹینسی میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہیں۔

(اس مضمون کی تیاری کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "ہومیو پیتھی علاج بالمثل" اور "بورک میٹیریا میڈیکا" سے استفادہ کیا گیا ہے)

سمندر پار چینیوں اور غیر ملکی شہریت رکھنے والے چینیوں کے

انسائیکلوپیڈیا میں

جماعت احمدیہ کے معروف عالم مکرم محمد عثمان چاؤ صاحب کا تذکرہ

(مرسلہ: رشید احمد ارشد۔ چینی ڈیسک، اسلام آباد۔ یو۔کے)

چین کی بیجنگ یونیورسٹی، سمندر پار چینیوں کی یونین، چین کے متعلقہ کالجوں، یونیورسٹیوں اور ریسرچ کے اداروں کے قریباً ایک سو ماہرین علماء کی مشترکہ کوششوں سے ایک انسائیکلوپیڈیا مدوّن کیا گیا ہے جس کا نام ہے "سمندر پار چینیوں اور غیر ملکی شہریت رکھنے والے چینیوں کا انسائیکلوپیڈیا"۔

اس میں جماعت کے معروف و ممتاز عالم مکرم محمد عثمان چاؤ صاحب کا بھی تذکرہ ہے۔ اس تعارفی نوٹ کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے:

جو چنگ شی (Zhou Zhong Xi)

عثمان چو چنگ شی (Osman Chou Chung sai 1925)

انگلستان کے چینی مسلمان عالم اور مترجم۔ آپ کا نام باؤہے (Baohe) اور صفاتی نام چنگ شی ہے۔

آپ چین کے صوبہ آن خوئی کی کاؤنٹی ینگ شان کے ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی اسلامی ماحول میں تربیت ہوئی۔ پہلے پرائیویٹ سکول میں تعلیم پائی۔ پھر عیسائی مشن کے مڈل سکول میں پڑھتے رہے۔ اس کے بعد نان جنگ (Nan Jing) سنٹرل یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات میں داخلہ لے کر کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔

۱۹۴۹ء میں پاکستان پڑھنے کے لئے آئے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے عربی، اردو، انگریزی اور موازنہ مذاہب کے مضامین پڑھے۔ جامعہ سے فراغت کے بعد آپ نے وہیں رہ کر مشہور مذاہب کے موازنہ کا کام جاری رکھا۔ مثلاً کنفیوشزم، تاؤ ازم، بدھ ازم، یہودیت، عیسائیت، ہندو ازم اور سکھ ازم وغیرہ۔

آپ نے چین عرب اور چین پاکستان کے درمیان ثقافتی تبادلہ، ترجمہ اور تصنیف کے کام میں پوری طاقتیں صرف کر دیں۔ آپ کا ایمان ہے کہ گو ہر مذہب میں سچائی پائی جاتی ہے۔ تاہم مختلف مذاہب کے درمیان مشترک سچائیاں بھی موجود ہیں لیکن اسلام ایک ایسا مکمل دین ہے جو ہر زمانہ میں قابل عمل ہے۔ اور ساری انسانیت کی دینی ضرورتوں کو باحسن پورا کر سکتا ہے۔ مشہور مذاہب اور عالمی مسلمانوں کی زندگی پر تحقیق کی غرض سے آپ نے مشرق وسطی کے مسلمان ممالک کے علاوہ سنگاپور، ملائشیا اور انڈونیشیا کا سفر کیا۔ آخر ۱۹۸۶ء میں انگلستان میں رہائش اختیار کر لی۔ اگرچہ آپ مدت سے چین سے باہر رہ رہے ہیں لیکن پھر بھی آپ کو اپنے چینی ہم وطنوں کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ جب بھی چین میں سیلاب آیا اور آپ کے ہم وطنوں کی معمول کی زندگی متاثر ہوئی آپ نے بڑی فراخدلی سے ان کے لئے عطیہ دیا تاکہ ان کی پریشانیاں دور ہوں۔

آپ کے بقول "میں چینی قوم کا ایک فرد ہوں۔ اس لئے مادر وطن کی عزت و وقار اور سلامتی کے لئے ہم وطنوں کی روحانی و اخلاقی ترقی کی خاطر آئندہ بھی ہمیشہ پوری کوشش کرتا رہوں گا"۔

آپ کی تصانیف یہ ہیں:

1. Essence of Islam (1969 Singapur)
2. Islam among Religions. (Islam Int. Publications London 1991)
3. حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا ترجمہ
4. Selected Verses of the Holy Quran کا ترجمہ
5. Holy Quran with Chinese Translation & Commentary.

Pataukeمیں جماعت احمدیہ زیمبیا (ZAMBIA) (مشرقی افریقہ) کے

سہ روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ: طاہر محمود چوہدری۔ امیر و مشنری انچارج زیمبیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ /اپریل ۲۰۰۱ء کو Patauke میں بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

پٹوکے ضلع میں ابھی تک ہماری کوئی پراپرٹی نہیں ہے۔ مسجد کے لئے پلاٹ کے حصول کے لئے درخواست دی ہوئی ہے، رقم بھی جمع کروائی ہوئی ہے لیکن ابھی تک حکومت کی طرف سے پلاٹ کی منظوری کے مراحل مکمل نہیں ہوئے لہٰذا ہم نے سیکنڈری سکول پٹوکے کی عمارت کو تین دن کے لئے کرایہ پر حاصل کیا۔ Patauke ضلع کے جماعتی عہدیداروں نے بڑی محنت شوق اور لگن کے ساتھ جملہ انتظامات کی تکمیل کی۔ عیسائیوں اور حکومت کے بعض عہدیداروں اور معززین شہر کو مدعو کیا گیا اور پٹوکے ضلع میں نو احمدیوں کو جلسہ میں شریک کرنے کی خاطر ہر ممکن طریق سے اطلاعات دی گئیں۔ خاکسار لوساکا (Lusaka) سے ایک احمدی ممبر کے ہمراہ جمعرات ۲۶ /اپریل کو پٹوکے پہنچ گیا۔ تو پتہ چلا کہ اگرچہ ہمارا جلسہ تو باقاعدہ ۲۷ /اپریل بروز جمعہ سے شروع ہوگا لیکن دور دراز سے بعض لوگ جمعرات کی دوپہر کو ہی آ چکے تھے۔ چنانچہ فوری طور پر جمعرات کی دوپہر سے ہی مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا گیا۔ جمعرات کی دوپہر کو ۶۵ افراد تشریف لا چکے تھے اور جمعرات کی شام تک کل تعداد ۱۰۶ ہو گئی تھی۔

ہمارے جلسہ سالانہ میں کل حاضری اتوار مورخہ ۲۹ /اپریل کے آخری اجلاس تک ۲۴۵ تھی جس میں ۱۰ غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہیں۔ یہ افراد ضلع بھر کے ۱۳ مختلف سینٹرز سے تشریف لائے اور بڑے جوش و خروش سے شرکت کی۔ خاکسار کے علاوہ نو احمدی مقامی افراد میں سے ۶ افراد کو میں نے جلسہ میں تقاریر کی غرض سے مواد مہیا کیا تھا۔ الحمد للہ انہوں نے بھرپور کوشش کر کے تقاریر تیار کیں۔ تقاریر کے عناوین یہ تھے:

۱۔۔۔۔۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی ہمارے لئے ایک نمونہ۔ ۲۔۔۔۔ نماز کی اہمیت۔ ۳۔۔۔۔ تبلیغ کی اہمیت و افادیت ۴۔۔۔۔ مالی قربانی کی ضرورت۔ ۵۔۔۔۔ تربیت۔

تینوں دنوں کے دوران خاکسار کو چار دفعہ مجلس سوال و جواب میں بیٹھنے کی توفیق ملی۔ تینوں دن نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ نو احمدیوں کے لئے یہ ایک نیا تجربہ تھا۔ سب اس روحانی ماحول سے محظوظ ہوئے اور اس جلسہ کے دوران ان کا ایمان مزید مضبوط ہوا۔

اس موقعہ پر ہم نے بک سٹال بھی لگایا جس میں قرآن کریم اور دیگر جماعتی لٹریچر جو میسر تھا وہ رکھا گیا۔ نیز لوساکا میں خاکسار نے کچھ بینرز بھی بنوائے جو سکول کی عمارت میں لگائے گئے۔ جلسہ کا پروگرام کمپیوٹر کے ذریعہ بنا کر فوٹو کاپیاں کر کے حسب ضرورت تقسیم کیا گیا۔

آخر میں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زیمبیا کی جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

علوم قرآنی حاصل کرنے کا گر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حقائق قرآنی نہیں کھلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے"۔

(ملفوظات جدید ایڈیشن جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

Money Matters

Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans, Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repayments on mortgage or any other loan secured on it

Microsoft Certified Professional IT Training Center

German Standard Institute Education Board:

Naser Peter-Chr.Lutzin (Electroninc Eng.)/Dr.Hasan (Commerce)
Muhammad Sajjad M.Sc (Computer Sciences) MCSE MCDBA CCNA
Mansoor A. Khalid M.Sc (Physics) MCSE MCDBA Ramin Mirgoli MCSE
Alina Schindler MCSE, Saba Ursula B.A (Commerc)

We are giving special concessions for Ahmadi students in our courses being conducted with collaboration of worldwide companies like Microsoft,Cisco,Oracle and Comptia etc. For the Groups of students between 6-10 students for the same course.

Please contact us at

Tel:0049-511-404375 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: profi.it.train.center@t-online.deWebsite: www.profiittraining.de

Note: Inshallah We are soon going to get the licence of German Education Board as a authorized Technical Institute .Then We can take exam for IT Professionals of (IHK).

We are providing courses both in English and German.

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

چراغ میرا ہے رات ان کی

احراری اُمّت کا عجیب و غریب مذہب

(دوست محمد شاہد۔مؤرخ احمدیت)

قسط نمبر ۲

(چ)

چکلہ:

بیان قاضی احسان احمد شجاع آبادی:

"شجاع آباد ہی کیا پورا ملک چکلا بنا ہوا ہے"۔

(قاضی صاحب صفحہ ۲۸ مرتبہ سید انیس شاہ گیلانی)

چمگادڑ:

"احرار میں شمولیت اور ناموری کی قدرتی شرط یہ ہے جو نیا دوست ہم میں آئے وہ آتے ہی چمگادڑوں کے مہمان کی طرح جیل میں الٹا لٹک جائے"۔

(چوہدری افضل حق۔ تاریخ احرار صفحہ ۲۶۸)

چوروں کی جماعت:

"مجلس خلافت جمہور میں واقعی چوروں کی جماعت مانی جائے گی"۔(ایضاً ۷۹)

(ح)

حبیب الرحمٰن لدھیانوی:

بیان حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار ہند۔ ۱۱رجولائی ۱۹۳۱ء:

"میں کانگرسی ہوں اور ہمیشہ کانگرس کے جھنڈے تلے کام کیا ہے۔ کانگرس کی محنت و قربانی کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان کی حکومت انگریز سے نکل کر سرمایہ داروں کے ہاتھ میں چلی جائے"۔(رئیس الاحرار صفحہ ۱۵۵)

حقّہ نوش:

چوہدری افضل حق:

"حقہ نوشی گندہ ذہنی کے علاوہ مسلمانوں کی کم ہمتی کا سب سے بڑا سبب ہے...... حقہ نوش شخص حاملہ عورت سے بھی زیادہ ناکارہ اور نکما ہوتا ہے۔ وہ تو پیٹ میں بوجھ اٹھائے پھرتی ہے۔ کام کے لئے ہاتھ خالی ہوتے ہیں مگر یہ بچے کا باپ بچے سے زیادہ بوجھل حقے کو ہاتھوں میں اٹھائے پھرتا ہے"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۲۸)

حقیقی اسلام:

چوہدری افضل حق:

"اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھو سرمایہ داری حقیقی اسلام کو کھا گئی سرمایہ داری ختم کرو گے تو اسلام زندہ ہو جائے گا"۔(ایضاً صفحہ ۲۷۱)

(خ)

خاتم خطابت:

عطاء اللہ شاہ بخاری۔

(فرمودات امیر شریعت صفحہ ۳)

خاتم خلافت:

تقریر شاہ جی۔ ملتان اگست ۱۹۵۷ء:

"حضرت رسول کریم نبوت کے خاتم ہوئے اور حضرت علی خلافت کے خاتم ...... حضرت علی کے بعد کوئی خلافت نہیں"۔

('خطبات امیر شریعت' صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲ مؤلفہ جانباز)

خاتم المحدّثین:

مراد مولوی محمد انور شاہ کشمیری استاد دیوبند۔

(شاہ جی صفحہ ۵۴)

خالد بن ولید:

"شاہ جی...... قرن اوّل کے مجاہدین میں سے ایک تھے۔ رسول اللہ کے عہد میں ہوتے تو ابوذر غفاری، خالد بن ولید اور بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدوں سے بھی آگے نکل جاتے"۔

(ایضاً صفحہ ۲۸)

خلفائے راشدین کے جانشین:

"اگر جواہر لعل نہرو اور گاندھی خلفائے راشدین کی پیروی میں سوسائٹی میں نابرابری کے سارے نقوش مٹاتے چلے جائیں تو بطور مسلمان کے ہمیں نقصان کیا"۔

(تاریخ احرار طبع دوم صفحہ ۲۰)

خنزیر:

شورش کاشمیری کا چشمدید واقعہ ہے کہ چوہدری افضل حق انہیں علامہ اقبال کے ہاں لے گئے تو اسے دیکھتے ہی علامہ نے فرمایا:

"افضل حق ان خنزیروں کو یہاں کیوں بلایا ہے یہ کوئی سوروں کا بھٹ ہے"۔

(بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل صفحہ ۱۴۱۔۱۴۲ مؤلفہ شورش۔ مطبوعات چٹان لاہور۔ اشاعت اول جولائی ۱۹۷۲ء)

خود کاشتہ پودے (انگریز کے):

(۱) شاہ جی تقریر دہلی ۲۶ راپریل ۱۹۴۶ء:

"پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہو گی اور یہ خاندان زمینداروں، صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے خاندان ہونگے۔ انگریز کے پروردہ فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے سروں، نوابوں اور جاگیرداروں کے خاندان ہونگے"۔

('کاروان احرار' جلد ہفتم صفحہ ۱۲۹۔ مرتب جانباز مرزا۔ مکتبہ تبصرہ ۴/۷ گلشن کالونی شادباغ لاہور۔ طبع اول اکتوبر ۱۹۸۳ء)

(۲) چوہدری افضل حق:۔

"یورپ نے پانچ صدیوں کی متواتر کوششوں کے بعد اسلام میں لامرکزیت قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی کا سہرا زیادہ تر انگلستان کے سر ہے جس کی راہنمائی میں اسلامی ممالک خوان یغما کی طرح فرانس اٹلی اور انگلستان میں بٹ گئے۔ شیر برطانیہ نے اس بانٹ میں سب سے بڑا حصہ پایا۔ آج اسلامی ممالک کے اجزاء ایک دوسرے سے علیحدہ اور آزاد ہیں۔ دو کروڑ کی آبادی کے ممالک سے لے کر پندرہ پندرہ ہزار کے قبائل پر شاہ اور شیخ مسلط ہیں اور یہ اسلامی شاہ اور شیخ، شاہِ شطرنج کی طرح انگریز اور یورپی پیادوں کے آگے بھاگتے ہیں اور زچ ہو ہو کر مات کھاتے ہیں۔ مگر ہر روز جوتے کھانے کے باوجود ہوش نہیں آتا"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۴۰)

"سوچ لو پاکستان کی تحریک بھی برطانوی جھانسہ ہی نہ ہو...... پاکستان کی تحریک مکانی لحاظ سے نہیں بلکہ زمانی لحاظ سے شر انگیز ہے...... ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کے تخیل کا اوّل پروردگار یہی ہے۔ آجکل کے پاکستانی اسی ذہن کی پیداوار ہیں"۔

(خطبات احرار صفحہ ۴۲)

خون مسلم کی ارزانی کا اصل ذمہ دار:

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جلسہ لائل پور (جون ۱۹۵۵ء) میں ۱۹۵۳ء کی ایجی ٹیشن میں خون مسلم کی ارزانی کا اپنے تئیں ذمہ دار قرار دیتے ہوئے واشگاف لفظوں میں اعتراف کیا:

"اس تحریک میں جو کچھ ہوا مَیں ذمہ دار ہوں...... ہزاروں شہید ہوئے، سوؤں کے سہاگ لٹے، کئی یتیم ہوئے، کئی اجڑ گئے۔ اللہ! مَیں ذمہ دار ہوں اور آج بھی ذمہ دار یہ سب تیرے نبی کے نام کی خاطر کیا تھا۔ ہزاروں کو مروا کر کہوں میں شامل نہیں"۔

مودودی کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا:

"ذمہ داری میرے سر ہے۔ ارے مَیں مودودی نہیں ہوں بددیانت نہیں ہوں...... ارے تم سے تو کافر گلیلو ہی اچھا تھا جس نے زہر کا پیالہ پی لیا"۔

(خطبات امیر شریعت صفحہ ۱۲۸۔۱۲۹)

(د)

دل پھینک:

شورش کاشمیری کی 'امیر شریعت' کی نسبت رائے۔

"آپ کی سب سے بڑی کمزوری (Weekness) حُسن ہے۔ حُسن کے معاملہ میں آپ "دل پھینک" واقع ہوئے ہیں"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۵۰ طبع اول)

دماغی عیاش:

"مسلمان سیاست ہی میں دماغی عیاش نہیں ...... اس نے مذہب کو بھی دماغی عیاشی کا سامان سمجھ رکھا ہے"۔(خطبات احرار صفحہ ۵۷)

دُم بریدہ سگان برطانیہ:

امیر شریعت احرار عطاء اللہ شاہ بخاری نے پنجاب کے مندرجہ ذیل مشہور پیروں اور سجادہ نشینوں کو "دُم بریدہ سگان برطانیہ" کے خطاب سے نوازا (کیونکہ انہوں نے لاہور کے ایک غیر سرکاری دربار میں گورنر پنجاب مسٹر ایڈوائر کو سپاسنامہ پیش کیا تھا) نیز یہ فتویٰ دیا:

"قیامت تک یہ داغ نہیں دھویا جاسکتا اور نہ یہ سیاہی مٹ سکتی ہے...... تم نے انسانوں سے زیادہ کتے اور سؤروں کی قدر کی اور گناہ کو ثواب کا درجہ دیا۔ تمہاری قبائیں خونِ مسلم سے داغدار ہیں"۔

(پیران طریقت کے نام)

"مخدوم حسن بخش قریشی، مخدوم غلام قاسم سجادہ نشین خانقاہ، مخدوم شیخ محمد، نواب حسن، مخدوم سید حسن علی، سید ریاض الدین شاہ، پیر غلام عباس شاہ، دیوان سید محمد پاکپٹن، خان بہادر مخدوم حسن بخش آف ملتان، مخدوم صدرالدین شاہ آف ملتان، میاں نور احمد سجادہ نشین، پیر محمد رشید، شیخ شہاب الدین، خان بہادر شیخ احمد، سید محمد حسین شاہ شیر گڑھ ضلع منٹگمری، مخدوم شیخ محمد راجو آف ملتان، دیوان محمد غوث، محمد مہر علی شاہ جلالپور، پیر محمد خضر حیات شاہ، صاحبزادہ محمد سعداللہ آف سیال شریف، سید غلام محی الدین خلف الرشید سید مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف، سید قطب علی شاہ آف ملتان، پیر چراغ علی آف ملتان، پیر ناصرالدین شاہ آف شاہ پور، پیر غلام احمد شاہ آف شاہ پور، مخدوم غلام قاسم سجادہ نشین، سید نوازش حسین شاہ آف شیر گڑھ ضلع منٹگمری، مولوی غلام محمد خادم گولڑہ شریف، سید فدا حسین ضلع کیمبل پور، محمد اکبر شاہ آف شیر شاہ ملتان، غلام قاسم شاہ آف شیر شاہ ملتان، مولوی سید زین العابدین شاہ آف ملتان، پیر چراغ شاہ کوٹ سدھانہ جھنگ، محبوب عالم خادم گولڑہ شریف، منشی حیات محمد گولڑہ شریف، برہان الدین خادم گولڑہ شریف"۔

(حیات امیر شریعت صفحہ ۹۷۔۹۸ از جانباز مرزا)

(ڈ)

ڈاڑھی (امیر شریعت)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خود بتایا:

"مَیں نے قائداعظم کے بوٹ پر اپنی ڈاڑھی رکھی پروہ نہ پسیجے"۔

(اخبار 'آزاد' لاہور ۱۴/نومبر ۱۹۴۹ء)

اگست ۱۹۵۰ء کے ایک جلسہ لاہور کے دوران نہایت لجاجت سے کہا:

"یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے پاکستان کی مخالفت کی۔...... صرف آپ کی خدمت میں پورے خلوص سے التجا کرتا ہوں۔ آپ کے پاؤں پر اپنی سفید ڈاڑھی رکھ کر اپیل کرتا ہوں......"۔

(خطبات امیر شریعت صفحہ ۵۲)

ڈوگرہ کشمیری حکومت

۱۹۳۱ء کے خونچکاں دور میں جبکہ ڈوگرہ کی کشمیری حکومت مظلوم کشمیری مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہی تھی اور ان کے خلاف قتل و غارت کا بازار قائم کر رکھا تھا احراری وفد نے ریاستی مہمان کی حیثیت سے گلچھرے اڑائے۔ افضل حق صاحب کا بیان ہے: حکومت کو ابتدا سے اصرار تھا کہ ہم ریاستی مسلمان بنیں...... ڈیپوٹیشن کا مقصد حالات کا جائزہ لینا تھا...... دوسرے اگر سرکاری خزانہ اخراجات کی ذمہ داری اٹھائے تو ہمارے سر سے سب سے بڑھ کر بوجھ اترتا تھا...... پس ان دو مصالح کے پیش نظر

سرکاری دعوت کو قبول کرنا ضروری تھا"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۰۲)

"ہمارے آرام کا ہماری ضرورت سے زیادہ خیال رکھا۔ خورونوش کا سامان ریاست کی شان کے مطابق کیا"۔(ایضاً ۱۰۲)

ڈیرہ غازیخان کے مسلمان

جانباز مرزا "حیات امیر شریعت" صفحہ ۱۲۳ پر تحریر کرتے ہیں:

"ڈیرہ غازیخان کے مسلمانوں نے ۱۸۶۲ء کے بندوبست میں فرنگی عدالتوں میں اپنے آپ کو قرآن کریم کی بجائے رواج کا پابند لکھوایا"۔

—— (ذ) ——

ذہنی بدکاری

"شاہ جی موڈ کے آدمی ہیں ...... اس دور کی بیشتر تحریکیں ان کے نزدیک ذہنی بدکاری ہیں۔ انہوں نے سرے سے ان تحریکوں کا مطالعہ ہی نہیں کیا"۔(سید عطاء اللہ شاہ بخاری' صفحہ ۲۱ طبع اول)

—— (ر) ——

رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِینَ۔ مراد عطاء اللہ شاہ بخاری۔

ومن کنت من الرحیم علی بسیط
عطاء رحمة للعالمینا

(ہفت روزہ' ترجمان اسلام' لاہور ۱۵/ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱)

روضہ رسول عربیؐ

محلات میں رہنے کا جواز ثابت کرنے کے لئے تعبیر کیا گیا۔

"اگر نبی کریم ﷺ کی قبر اصل حالت میں ہوتی تو اس کی زیارت سے سرمایہ داروں کے خلاف مسلمانوں کی نفرت قائم رہتی اور اس طرح نظام سرمایہ داری کے چکنا چور ہونے کا اندیشہ تھا...... اب جبکہ مسلمان عوام کی دل و دماغ کی ساخت سرمایہ داری کی مشین میں تیرہ سو برس ڈھل کر بدل گئی تو ابن سعود کا ظہور ہوا...... بیچارہ ابن سعود بھی سرمایہ دارانہ ماحول کا پرورش یافتہ تھا۔ اسے خود اسلام کا منشا معلوم نہ تھا۔ اس نے چند قبے گرائے مگر خود شاہانہ بسر اوقات کرنے لگا...... اگر تمہیں خود محلات میں رہنا ہے تو قبوں کو گرانے سے کیا مطلب"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۸۲،۸۳)

—— (ز) ——

زبان (امیر شریعت)

روزنامہ "امروز" ملتان کے نامہ نگار خصوصی کو شاہ جی کا انٹرویو:

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

ان دنوں جب کہ آپ اس قدر بیمار ہیں اور پبلک لائف سے بھی ریٹائر ہو چکے ہیں کبھی دیرینہ رفقاء سے کوئی ملنے آیا۔ جواب میں مسکرائے اور کہا: "بیٹا جب تک یہ کتیا (زبان) بھونکتی تھی سارا برصغیر ہندوپاک ارادت مند تھا۔ اس نے بھونکنا چھوڑ دیا ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں رہا کہ میں کہاں ہوں"۔(حیات امیر شریعت صفحہ ۲۳۶)

زندہ مذہب

"مذہب صرف اس کا زندہ ہے جس کی سیاست زندہ ہے"۔

(افضل حق خطبات احرار صفحہ ۱۷)

—— (س) ——

سفیر اسلام

شورش نے احسان شجاع آبادی کی نسبت لکھا: "چھ مہینے سے سفیر اسلام کا بیمار ہے"۔

(قاضی صاحب صفحہ ۵۵)

سنّتِ بخاری

شورش صاحب کے قلم سے لاہور کے شاہی قلعہ میں نظربند علماء کے بارے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ریمارکس:

"اس نے بعض خوبصورت لڑکے کوٹھڑیوں میں ان کے ساتھ ڈال دئے اور استہزاءً ان سے کہا کہ امیر شریعت کی سنت تازہ کرو"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۲۳۶)

سنّتِ حسین

کسی نے عطاء اللہ شاہ بخاری سے پوچھا شاہ جی آپ مسلم لیگ کی مخالفت کرتے ہیں۔ جواب دیا "بھائی ان دنوں حضرت حسینؓ کی سنت ادا کرتا تھا"۔(حیات امیر شریعت صفحہ ۳۲۹)

سؤر

شاہ جی کا مذہب:

"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"۔

(چمنستان صفحہ ۱۲۵۔ از ظفر علی خان)

سیاست (شاہ جی)

"سیاست کے معنے ہیں مکر۔ کلام اللہ میں بھی یہی معنیٰ بیان ہوئے ہیں۔ میں نے لفظ سیاست سے زیادہ کوئی شریر لفظ نہیں دیکھا۔ یہ خدع و فریب کے ایک ایسے اجتماعی کاروبار کا نام ہے جس سے بابو لوگ اغراض کی دکان چمکاتے ہیں"۔(سید عطاء اللہ شاہ بخاری' از شورش طبع اول صفحہ ۱۷)

سیاسی آدمی

شاہ جی کا ۱۴/جون ۱۹۳۱ء کے جلسہ بٹالہ میں اعلان:

"میں سر سے پاؤں تک سیاسی آدمی ہوں"۔

(سوانح حیات' سید عطاء اللہ شاہ بخاری' صفحہ ۹۱۔ از کابلی)

سؤر چرانے کی پیشکش

تقریر بخاری ۱۶/فروری ۱۹۵۳ء بیرون دہلی دروازہ لاہور:

"کوئی ہے جو میری یہ ٹوپی خواجہ ناظم الدین کے پاؤں پر رکھ دے اور انہیں میری طرف سے یقین دلادے کہ وہ مجھے اپنا سیاسی حریف نہ سمجھیں ......میں اپنی زندگی ان کا خدمتگار رہوں گا حتی کہ ان کے گلے میں اگر سؤر بھی ہونگے تو انہیں بھی چراتا رہوں گا"۔(شاہ جی صفحہ ۲۷۲۔ از نذیر مجیدی)

"تم ناموس مصطفیٰ کا تحفظ کرو میں تمہارے کتے پالنے کو تیار ہوں، میں تمہارے سؤر چراؤں گا"۔

(فرمودات امیر شریعت' صفحہ ۱۲۱)

—— (ش) ——

شِرْكٌ فِي النُّبُوَّةِ

آنحضرتؐ کے روضہ مبارک جیسا دوسرا روضہ بنانا۔

(عطاء اللہ شاہ بخاری۔ قاضی صاحب صفحہ ۳۳)

شرعی ایکٹر

مولوی محمد یوسف بنوری، امیر شریعت کی نسبت:

"اگر نامناسب نہ ہوتا تو میں یہ تعبیر کرتا کہ وہ شرعی ایکٹر تھے"۔(شاہ جی صفحہ ۲۰۸)

شکاری کُتا

امیر شریعت احرار کا خطاب جلسہ عام، ملتان:

"میرا تو شکاری کتے کا سا حال ہے جو شکار کو دیکھ کر بھونکتا ہے کیونکہ وہ جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے اسی کی آواز لگاتا ہے۔ وہ دوڑتا ہے، کودتا ہے، پھڑکتا ہے، پھر کہتا ہے کہ شکار سے لپٹ جاؤں اور بھونکتا ہے کہ اپنے مالک سے اس کی خبر کردوں۔ اسی طرح میں دیکھ رہا تھا شکار کو اور تمہارے دروازے پر بھونکا جس دروازے پر گیا اسی نے لاٹھی رسید کی۔ بے ایمان سونے نہیں دیتا حالانکہ جو کچھ میں دیکھتا ہوں اس کی صدا لگاتا ہوں"۔

(حیات امیر شریعت' صفحہ ۳۱۵)

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا (سورۃ یوسف)

لدھا رام۔ چنانچہ حکیم مختار احمد الحسینی "فرمودات امیر شریعت" صفحہ ۴۷ پر شاہ جی کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ "قرآن مجید کی آیت ﴿شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا﴾ پڑھ کر لدھا رام کو انگریزوں کا گھریلو گواہ قرار دیتے تھے"۔

شہید

شورش کاشمیری:

"گاندھی جی ...... آزادی کے پہلے ہی سال شہید ہوگئے"۔("بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل" صفحہ ۳۵۷۔ مرتبہ شورش۔ مطبوعات چٹان لاہور۔ جولائی ۱۹۷۲ء)

شیطان

تقریر امیر شریعت صاحب:

شیطان نے کتنی جرأت کا ثبوت دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا اور آخر تک نہیں مانا۔ ابدی لعنت کو قبول کرلیا مگر منافقت نہیں کی"۔

(ماہنامہ "تبصرہ" ۔امیر شریعت نمبر نومبر دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳۰)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: آخری زمانے کا مصلح

از صفحہ نمبر ۴

(جس کو شائع ہوئے چوتھائی صدی گزر چکی ہے) کے مندرجہ بعض الہامات اور رؤیا کو ہم ذیل میں لکھ دیتے ہیں۔ ایک رؤیا یہ ہے کہ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "ایک موقعہ پر مسیح نے میرے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی برتن میں اور ایک ہی دستر خوان پر گائے کا گوشت کھایا۔ یہ کشفی حالت کا واقعہ تھا اور ایسا صاف کشف تھا جو بیداری کے ہمرنگ تھا اور بڑی غربت اور محبت سے اس نے مجھے کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں"۔

اسی طرح ایک اور رؤیا بیان کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روحانی حالت میں یہ اور وہ ایک ہی ہے۔ ایک الہام میں انہیں مخاطب کرکے کہا گیا ہے کہ "یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دے کر دنیا سے اٹھاؤں گا۔ جس میں یہ بات مرکوز ہے کہ تجھے لوگوں کے ہاتھوں سے قتل نہ ہونے دوں گا۔ ایک اور الہام میں لکھا ہے "لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس" یعنی اگر ایمان ثریا میں معلق ہو گیا ہوگا تو ابناء فارس سے ایک مرد اسے پھر لاوے گا۔ اس میں ملہم کو "رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس" کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اور یہ پیشگوئی کے بیان میں اوپر یہ ذکر آچکا ہے کہ نبی آخرزمان کا ایک نام رجل من ابناء فارس بھی ہے۔ اور اور الہام میں ہے "خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَا اَبْنَاءَ فَارِس" یعنی خدا کی توحید خدا کی توحید کو اے ابناء فارس بہت محکم طور پر اختیار کرو۔ پھر ایک اور الہام یوں ہوا ہے "اَلَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْھِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِس شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ" یعنی جو لوگ ایمان نہیں لائے اور خدا کی راہ سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں ان کو ایک فارسی الاصل نے شکست دے دی۔

ان ساری پیشگوئیوں میں اس ملہم کو رجل من ابناء فارس اور فارسی الاصل کہا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اس موقعہ پر اسی بات کے بیان کردینے پر اکتفا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے آباؤ اجداد فارس ہی سے آکر اس ملک میں آباد ہوئے تھے جس پر تاریخ شاہد ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

☆.......☆.......☆

31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ

ماہنامہ "مصباح" ربوہ اپریل ۲۰۰۰ء میں حضرت سیدہ نصرت جہان بیگم صاحبہؓ کی سیرت و سوانح کے بعض واقعات حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کی روایات سے مکرم احمد طاہر مرزا صاحب نے منتخب کرکے پیش کئے ہیں۔

احترامِ خلافت:- حضرت مولوی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانہ میں ایک بار مَیں نے حضرت اماں جانؓ کو دعا کے لئے عرض کیا اور آپؓ نے مادر مہربان کی طرح دعا کرنے کا وعدہ کیا۔ مَیں نے جوش محبت سے یہ عرض کردیا کہ ہمیں تو خوشی اُس دن ہوگی کہ روحانی بادشاہت دوبارہ اس گھر میں آجائے گی۔ آپؓ نے فرمایا: ہیں، ہیں۔ یہ تم نے کیا کہا؟ استغفار کرو، استغفار کرو۔ آپ کو معلوم نہیں کہ خلیفہ کی موجودگی میں ایسی بات کہنی مناسب نہیں بلکہ ناجائز ہے۔ استغفار کریں۔

۱۹۱۸ء میں میری ہمشیرہ کا رخصتانہ تھا۔ مَیں نے آپؓ سے عرض کیا کہ سنور تشریف لے چلیں۔ فرمایا: آپ میاں صاحب سے درخواست کریں۔ وہ مجھے ارشاد فرماویں، مَیں چلوں گی۔ مَیں نے حضور سے عرض کیا۔ فرمایا: اگر اماں جانؓ تشریف لے جانا چاہیں، خوشی سے جاویں۔ مَیں نے آکر اماں جانؓ سے عرض کیا کہ حضورؓ ایسا فرماتے ہیں۔ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ تم جاکر اُن سے کہو کہ وہ خود مجھے بھجوائیں تو جاؤں گی، خلافت کے حکم سے جانا موجب ثواب ہوتا ہے۔ دودفعہ حضرت صاحبؓ نے اعراض کیا، آخر مان لیا اور فرمایا: اچھا جاؤ، عرض کردو مَیں درخواست کرتا ہوں کہ آپ سنور جاویں۔ چنانچہ آپؓ برات کے ساتھ قادیان سے سنور تشریف لائیں۔

ہمدردی خلق:- ۱۹۱۴ء میں مَیں قادیان میں معہ اہلیہ کے آیا اور کرایہ پر مکان لیا۔ میرے گھر میں پیدائش ہونی تھی۔ ایک دن میری اہلیہ صاحبہ نے بوقت ظہر، نماز کو جاتے وقت مجھے کہا کہ مجھے تکلیف ہے، دعا کرنا۔ مَیں نے مسجد میں جاکر مائی کاکو صاحبہ کو کہا کہ حضرت اماں جانؓ کو عرض کردیں کہ وہ میری بیوی کے لئے دعا کریں، اُسے بچے کی پیدائش کی دردیں ہیں۔ جب مَیں نماز سے فارغ ہوکر گھر گیا تو میری بیوی نے بتایا کہ حضرت اماں جانؓ اُسی وقت خادمہ کے ہمراہ تشریف لے آئیں، مَیں سوگئی تھی، فرمایا: تم سورہی ہو اور قدرت اللہ نے مجھے زچگی کی اطلاع دی ہے، مجھے فکر ہوا۔ مَیں خود آئی ہوں، مجھے لٹاکر تیل لے کر پیٹ پر مالش کی اور فرمایا کہ ابھی چند دن باقی ہیں۔

اعجازی نشان:- جب مَیں قادیان آتا تو ایک دفعہ یا دو دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت اماں جانؓ کی دعوت کرتا۔ ایک بار سارے خاندان کی دعوت کی۔ کھانا کچھ لنگر میں پکوایا۔ زردہ، پلاؤ، کباب وغیرہ حضرت اماں جانؓ نے اندر تیار کرائے۔ پروگرام کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور مَیں نے مسجد میں کھانا کھانا تھا۔ جب ہم کھانا کھانے لگے تو مَیں نے پیغام بھیجا کہ ہمارے ساتھ تیرہ احباب اَور بھی مدعو ہیں۔ اماں جانؓ نے فرمایا کہ یہ تمہاری غلطی ہے۔ باقی کھانا تو کافی ہے لیکن زردہ صرف چار پلیٹ کا ہے۔ پھر آپؓ نے اپنے دوپٹہ کا پلو دیگچہ کے منہ پر ڈال کر جلدی جلدی سترہ رکابیوں میں زردہ ڈال دیا اور پھر دیگچہ پر تھال دیدیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپؓ نے میری بیوی سے فرمایا: دیکھ، زردہ کتنا باقی ہے؟۔ اُس نے دیکھا کہ جس قدر پہلے تھا، اُسی قدر باقی ہے۔ آپؓ نے فرمایا: یہ گھر لے جا اور قدرت اللہ کو کہنا کہ شام اور کل صبح تک کھاوے۔

سنور میں قیام کے دوران آپؓ سے مَیں نے عرض کیا کہ دالان میں سیاہ رنگ کے کیڑے مکوڑے نکل کر تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ مَیں نے کئی بار کوشش کی لیکن یہ کسی نہ کسی جگہ سے نکل آتے ہیں۔ فرمایا: آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟۔ عرض کیا: حضور دعا فرماویں کہ یہ مکان چھوڑ جاویں۔ فرمایا: اب مَیں کیڑوں کے لئے دعا کرتی پھروں؟۔ عرض کیا: حضور کی مرضی۔ اس پر آپؓ آگے بڑھیں اور جہاں کیڑے نکل رہے تھے، وہاں کھڑے ہوکر کیڑوں کو مخاطب کرکے فرمایا: "ارے بھئی! تم اِن کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ پرے چلے جاؤ"۔ اس واقعہ کے بعد تیس سال تک وہ مکان میرے قبضہ میں رہا مگر اس میں پھر کیڑے نہ آئے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ اپریل ۲۰۰۰ء میں مجلس انصاراللہ امریکہ کے ترجمان سہ ماہی مجلّہ "النحل" کے "ڈاکٹر عبدالسلام نمبر" کے حوالہ سے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا بیان فرمودہ یہ واقعہ تحریر ہے کہ جب محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب گورنمنٹ کالج میں پروفیسر تھے تو انگلستان کے وزیراعظم نے (غالبًا کیمبرج یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے) وزیراعظم پاکستان کو خط لکھ کر یہ درخواست کی کہ چونکہ پاکستان میں محترم ڈاکٹر صاحب کو درکار تحقیقاتی سہولتیں میسر نہیں، اس لئے آپ کو انگلستان بھجوادیا جائے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ انہیں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا سے لوگ، ڈاکٹر سلام سے سائنسی / علمی فیض حاصل کرنے کیلئے کثرت سے پاکستان جایا کریں گے۔

ڈاکٹر سلام صاحب کیمبرج یونیورسٹی جانے پر تیار بھی تھے لیکن اُن کی ایک درخواست تھی کہ چونکہ وہ اپنے والدین کے کفیل ہیں لہٰذا اگر کچھ عرصہ کے لئے اُن کو ڈیڑھ سو روپے کا ماہوار الاؤنس دیدیا جائے تو وہ پاکستان میں اپنے والدین کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کے قابل رہیں گے۔ محکمہ تعلیم پنجاب نے اس درخواست پر تائیدی نوٹ لکھا لیکن محکمہ خزانہ نے خالص دفتری طرز عمل اختیار کرتے ہوئے مخالفت کی اور کہا کہ اس سے ایک غلط روایت قائم ہوجائے گی۔ لیکن مجھے محکمہ خزانہ کے ڈپٹی سیکرٹری کی اس رائے کو نظرانداز کرنے میں کوئی مشکل محسوس نہ ہوئی اور مَیں نے یہ نوٹ لکھادیا کہ پاکستان کے لئے یہ خوشی اور خوش قسمتی کی بات ہوگی اگر اس قسم کی زیادہ سے زیادہ روایات قائم ہوں۔ ایسی پُرمسرت روایات قائم ہونے کے خوف کی وجہ سے یہ درخواست ردّ نہیں ہونی چاہئے۔

شہید ایران —— حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانویؓ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "ان لوگوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ نے خاص قربانیوں کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرمائی، ایک ہمارے شہزادہ عبدالمجید صاحبؓ تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہؓ میں سے تھے اور غالبًا بیعت کرنے والوں میں ان کا نواں نمبر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کو پرانا تعلق تھا...... ایران کے لئے مبارک بات ہے کہ وہاں خدا تعالیٰ نے ایسے شخص کو وفات دی جسے زندگی میں دیکھنے والے ولی اللہ کہتے تھے اور جسے مرنے پر شہادت نصیب ہوئی......"

حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانویؓ کا ذکر خیر مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" مئی و جون ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب کابل کے مشہور شاہی درّانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کا خاندان ہجرت کرکے لدھیانہ آگیا۔ آپؓ نے اگرچہ نازونعمت میں پرورش پائی مگر سادگی اور درویشی غالب رہی۔ گورنمنٹ ہائی سکول لدھیانہ سے رسمی تعلیم حاصل کرکے دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانویؓ کی صحبت کو اختیار کیا۔ ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کے دفتر میں ملازمت بھی اختیار کی۔ آپؓ کی فطرتی دیانت، امانت اور قناعت کی وجہ سے آپؓ کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔

جن دنوں "براہین احمدیہ" کی طباعت کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ لدھیانہ میں قیام فرما تھے تو شہر کے عمائدین اور علماء جوق در جوق وہاں آتے۔ آپؓ بھی اپنے پیر و مُرشد حضرت منشی احمد جان صاحبؓ کے ہمراہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضورؑ نے توحید پر لیکچر دیا جو چند گھنٹے جاری رہا۔ عرفان کا دریا بہتا دیکھ کر حاضرین نے بیعت لینے کی درخواست کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے پر مامور نہیں ہوں۔ اس کے فوراً بعد حضورؑ بھری مجلس سے اٹھ کر باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

جب حضرت منشی احمد جان صاحبؓ حج کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت شاہزادہ صاحبؓ بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ جب بیعت کا وقت آیا تو آپؓ نے بیعت کرلی اور حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کو کتاب "انجام آتھم" میں اپنے ۳۱۳ر صحابہ کی فہرست میں شامل فرمایا ہے۔ بیعت کے بعد آپؓ کی حالت میں ایک غیر معمولی تغیر ہوگیا۔ چہرہ سے رشد و ہدایت کے آثار ایسے نمایاں تھے کہ ولی اللہ معلوم ہوتے تھے۔ آپؓ کا تقویٰ تو آپؓ کی جوانی میں بھی مشہور تھا۔ بیعت کے بعد جماعت نے آپؓ کو اپنا امام الصلوٰۃ مقرر کرلیا۔ جب تک آپؓ لدھیانہ میں رہے، اپنے منصب پر ممتاز رہے اور قرآن شریف کا درس بھی دیتے رہے۔ گوشہ نشینی اور خلوت کو پسند کرتے۔ ملازمت کے لئے کچہری جانے آنے کے علاوہ کبھی باہر نہ نکلتے۔ تاہم ہر اتوار کو اپنے رشتہ داروں کو جاکر تبلیغ کرتے یا گھر آنے والوں کو پیغام پہنچاتے۔ بہت کم بولتے مگر جب بولتے تو گویا پھول جھڑتے تھے۔

آپؓ کی خوراک بہت کم اور بہت سادہ رہی۔ مال سے قطعاً محبت نہیں تھی۔ نوع انسان کی خدمت کے لئے ہر وقت آمادہ نظر آتے تھے۔

۱۸۹۱ء میں لدھیانہ میں قیام کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت شاہزادہ صاحبؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا اور آپؓ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔

ایک معاند دشمن نے ایک بار آپؓ کے خلاف ایک اشتہار کی بناء پر فوجداری استغاثہ دائر کردیا لیکن جلد ہی اُس کا بھائی مرگیا اور اُس کے دل پر ایسا رعب پڑا کہ اُس نے خود مقدمہ واپس لے لیا۔

حضرت شاہزادہ صاحب مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ آپؓ نے حضور علیہ السلام کی تائید میں کئی اشتہارات اور بعض مضامین بھی لکھے۔ سورۃ الاخلاص کی تفسیر بھی لکھی۔ آپؓ اردو اور فارسی میں شاعری بھی کرتے تھے۔

ایک بار آپؓ کے ایک عزیز نے، جو جہلم میں

ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے، آپؓ کے بارہ میں مضمون شائع کروادیا جس میں ذکر تھا کہ آپؓ نے گویا اُن کے سمجھانے پر احمدیت سے توبہ کرلی ہے۔ اس پر آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک طویل عریضہ لکھا جس میں اس واقعہ کی اصل حقیقت بیان کی اور اسے لغو اور جھوٹ قرار دیتے ہوئے لکھا کہ "حضرت اقدس کی محبت اور عظمت اور ادب و اطاعت اور کثرت یاد میری روح و جان کا جزو ہو گیا ہے، مَیں اپنی جان سے کس طرح علیحدہ ہو سکتا ہوں۔ میرے پیارے میرے دل کا حال اُس سے دریافت فرما جو سب بھیدوں سے واقف ہے..... کہاں تک تیرے احسانات کو لکھوں، وہ تو بے شمار ہیں۔ تُو ہمارا آقا، تُو ہمارا مولا، ہم تیرے خادم، ہم تیرے غلام، بھلا تجھ کو چھوڑ کر خدا کی لعنت کماویں۔"

ملازمت سے علیحدگی کے بعد حضرت شاہزادہ صاحبؓ کے لئے لدھیانہ میں کوئی چیز باعث کشش نہ تھی۔ بیوی جوانی میں ہی وفات پاچکی تھیں اور آپؓ نے دوبارہ شادی نہیں کی تھی۔ چنانچہ آپؓ ہمیشہ کے لئے قادیان چلے گئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا کتب خانہ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی لائبریری جو سلسلہ کے لئے وقف ہوچکی تھی، کی درستی کا کام آپؓ کے سپرد ہوا جو آپؓ نے بڑی محنت سے نبھایا۔

آپؓ بہت خیر خواہ اور مہمان نواز تھے۔ نہایت سیر چشم اور حیاپزور تھے۔ ہمیشہ خوش و خرم رہتے۔ کبھی کسی کو شکایت یا رنج کا موقع نہیں دیا۔ جب آپؓ نے خود کو دعوت الی اللہ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کیا تو حضورؓ نے آپؓ کو ایران جانے کا ارشاد فرمایا۔ چونکہ آپ نحیف اور بوڑھے تھے اس لئے آپؓ کو تیاری کے دوران ہمیشہ یہ احتمال رہتا کہ کہیں حضورؓ آپؓ کے بڑھاپے کی وجہ سے سفر کو ملتوی نہ کردیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۲؍جولائی ۱۹۲۴ء کو آپؓ کو ایران کے لئے روانہ فرمایا۔ ۱۶؍اکتوبر کو آپؓ ایران کے شہر مشہد پہنچے اور پانچ چھ روز بعد تہران تشریف لے گئے۔ وہاں آپؓ نے ایک شخص سے رہائش کے بارہ میں معلوم کیا۔ وہ آپؓ کو اپنے ہمراہ لے گیا اور آپؓ اُس کے مکان میں دو تومان کرایہ پر رہنے لگے۔ کچھ ہی دنوں میں وہ شخص احمدی ہوگیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کی روانگی سے قبل رؤیا میں دیکھا تھا کہ آپؓ خانقاہ درویش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار پڑھ کر سنا رہے ہیں اور درویش وجد کی حالت میں جھوم رہے ہیں۔ طہران پہنچ کر سب سے پہلے آپؓ نے خانقاہ درویش کا پتہ لگایا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بہت سے درویش وہاں بیٹھے ہیں۔ سلام مسنون کے بعد اشعار پڑھنے شروع کردیئے۔ شعر سن کر درویش جھومنے لگے۔ پھر آپؓ نے اُنہیں دعوت الی اللہ کی اور اُن میں "دعوت الامیر" کے نسخے تقسیم کئے۔

کچھ ہی عرصہ میں آپؓ سب طرف مشہور ہوگئے اور مخالفت بھی خوب شروع ہوگئی۔ کئی بار جسمانی حملہ بھی ہوا۔ آپؓ کے دوستوں نے آپؓ کو رات کو باہر نکلنے سے منع کیا کیونکہ بعض لوگ آپکو قتل کرنے کے درپے تھے۔ لیکن آپؓ کا جواب یہی تھا کہ دعوت الی اللہ کی راہ میں موت کا ڈر نہیں ہے۔

آپؓ کی مالی حالت نہایت کمزور تھی۔ شریر لوگ موقع ملنے پر آپؓ کی کتابیں اٹھاکر لے جاتے۔ شدید سردی کا موسم ہوتا تو آپؓ جب تبلیغ کر کے رات کو واپس اپنے گھر آتے تو راستے سے ردّی کاغذ اکٹھے کر لاتے۔ رات کو وہ جلا کر لحاف گرم کرتے اور رات گزار دیتے۔ رمضان میں چنے کھاکر روزے رکھتے۔ بعض اوقات کپڑے دھونے کے لئے صابن کا خرچ بھی نہیں ہوتا تھا۔ لیکن آپؓ نے کبھی مالی کمزوری کا اظہار نہیں ہونے دیا۔

آپؓ نے ۲۳؍فروری ۱۹۲۸ء کو تہران میں ہی وفات پائی اور وہیں ایک قبرستان میں تدفین ہوئی۔ ۵۳ء تک آپؓ کا مزار موجود تھا لیکن بعد میں قبرستان ہموار کر کے اُس پر عمارتیں تعمیر ہوگئیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت شاہزادہ صاحبؓ کی وفات کی اطلاع ملنے کے بعد اُن کی نماز جنازہ غائب ادا کرنے سے قبل اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ "عام طور پر بزرگوں کی ولایت اُن کی زندگی کے بعد تسلیم کی جاتی ہے مگر آپؓ اُن لوگوں میں سے تھے جن کو دیکھنے والے اُن کی زندگی میں ہی ولی اللہ سمجھتے تھے۔ آپؓ نہایت ہی متوکل اور نیک انسان تھے۔ آپؓ اس قدر سیدھے اور نرم مزاج تھے کہ گویا سخت کلامی آتی ہی نہیں تھی مگر باوجود اس کے دین کے معاملہ میں بہت غیرت رکھتے تھے...... زندہ قومیں جانتی ہیں کہ قوم کی خاطر مرنے والوں کی کیا قدر کرنی چاہئے...... پس ہمارا فرض ہے کہ اُن کا اعزاز اور احترام کریں جو دین کی خدمت کرتے ہوئے فوت ہوں اور ایسا اعزاز کریں کہ ہماری نسلیں محسوس کریں کہ دین کی خدمت کرتے ہوئے مرنا بہت بڑی عزت ہے۔"

قبول حق کی داستان

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے جریدہ "النساء" جنوری تا جون ۲۰۰۰ء میں مکرمہ مریم عائشہ جاوید صاحبہ قبول احمدیت کی داستان یوں بیان کرتی ہیں کہ اپنی عمر کی تیسری دہائی تک میرا کوئی مذہب یا عقیدہ نہیں تھا۔ میری چھ سالہ بیٹی نے ایک دن خدا کے بارہ میں مجھ سے سوال کیا تو مَیں نے اُسے صاف بتادیا کہ حقیقت یہی ہے کہ اس بارہ میں مَیں کچھ بھی نہیں جانتی۔ ۱۹۷۵ء میں مَیں نے Meditation میں دلچسپی لینا شروع کی اور اس موضوع پر ایک ہندو یوگی کی ایک کتاب بھی پڑھی جس نے کائنات کے خالق و مالک کا ذکر کیا تھا۔ اس طرح مَیں ایک قدم خدا تعالیٰ کے قریب آگئی۔ جب ایران میں آیت اللہ خمینی نے انقلاب کے ذریعہ شاہ کو جلاوطنی پر مجبور کردیا تو اسلامی مذہب کے بارہ میں بہت سے رسائل و جرائد نے فیچر لکھے۔ مَیں نے "ٹائم" میں ایک مضمون پڑھا اور اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی تمنا میرے دل میں پیدا ہوگئی۔ اگرچہ اُس مضمون کو پڑھ کر مجھے اسلام بہت عجیب مذہب لگا تھا۔

۱۹۸۲ء میں مَیں بدھ مذہب کی پیروکار بن گئی جس میں عیسائیت کا رنگ بھی موجود تھا۔ بدھ ازم نے میری روزمرہ زندگی پر تو اچھا اثر ڈالا لیکن خدا کے بارہ میں میری معلومات زیادہ نہ بڑھ سکیں۔ انہی دنوں مَیں نے کیتھولک بننے کے لئے مطالعہ شروع کیا۔ مَیں کئی بار کیتھولک چرچ بھی گئی لیکن جب مجھے طلاق ہوگئی تو اس طرح خدا سے تعلق پیدا کرنے کا یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔

۱۹۹۴ء میں میری دوسری شادی بھی طلاق پر منتج ہوئی۔ کیتھولک ہوتے ہوئے میرا خدا سے تعلق پیدا ہونا ناممکن تھا۔

۱۹۹۵ء میں مَیں نے ایک ٹی وی پروگرام میں لڑکیوں کے درمیان پردہ کرنے کے بارہ میں ایک بحث سنی۔ مَیں اس پروگرام سے اتنا متأثر ہوئی کہ اپنے لئے ایک سکارف تیار کرلیا جسے حجاب کے طور پر اوڑھنے لگی اور یہ مجھے بہت پسند آیا۔ میرے خاوند نے بھی مجھے اس کو استعمال کرنے کی اجازت دیدی۔ ۱۹۹۶ء میں مَیں ایک نفسیاتی مرض کا شکار ہوگئی اور کئی ماہ علاج کرواتی رہی۔ اس دوران کیتھولک چرچ میں جانا بھی شروع کردیا۔ وہاں کئی روحانی تجارب ہوئے۔ مجھے احساس ہوتا تھا کہ مَیں مریم کے سامنے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہوں۔ انہی دنوں ایک پارک میں گئی۔ میرا حجاب دیکھ کر ایک کینیڈین مسلمان نے مجھ سے پوچھا کہ کیا مَیں بھی مسلمان ہوں۔ مَیں نے کہا ہوں تو نہیں لیکن ہونا چاہتی ہوں۔ اُس نے بڑی محنت سے مجھے کلمہ طیبہ پڑھایا اور مَیں خوشی خوشی واپس گھر آئی۔

پھر ایک مسلمان خاتون نے مجھے اڑہائی سال تک دینی تعلیم دی لیکن احمدیت قبول کرنے کی سعادت مجھے چھ ماہ پہلے اُس وقت نصیب ہوئی جب بس میں سفر کے دوران ایک احمدی نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی اور احمدیت کا تعارف کروایا۔ ایک ہی پمفلٹ پڑھ کر مَیں نے احمدیت کی سچائی کو جان لیا اور قبول کرلیا۔ اُس کے بعد مجھے روحانی تجربہ سے بھرپور خواب دکھایا گیا جس میں مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو دیکھا اور اس کو دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ مَیں سیدھے راستہ پر ہوں۔

اعزازات

☆ مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب آف ناصر آباد (کشمیر) Utesa یونیورسٹی امریکہ میں ڈاکٹر آف میڈیسن کے فائنل امتحان میں اوّل آکر یونیورسٹی کے بہترین طالب علم قرار پائے ہیں۔

☆ محترمہ طاہرہ منور صاحبہ M.Sc (زوآلوجی) میں سندھ یونیورسٹی میں اوّل آئی ہیں۔

☆ مکرم لقمان احمد طاہر صاحب آف ربوہ نے M.A. (ابلاغیات) میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

☆ مکرمہ عصمت فرحانہ صاحبہ آف چشتیاں نے ایم۔اے (سیاسیات میں) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرمہ صائمہ بشریٰ شیخ صاحبہ آف کراچی ڈو میڈیکل کالج کراچی سے MBBS فائنل میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے یونیورسٹی میں دوم رہی ہیں۔

☆ مکرمہ طیبہ بشریٰ صاحبہ آف ربوہ نے قائداعظم یونیورسٹی میں ایم۔اے (ریاضی) میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ اس یونیورسٹی میں دیگر یونیورسٹیوں کے برعکس طلائی تمغہ اُس کو ملتا ہے جو تمام شعبہ جات میں اوّل آنے والوں میں سے بھی اوّل آیا ہو۔

☆ مکرمہ ندرت نور صاحبہ پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔اے (سیاسات) میں اوّل آئی ہیں۔

☆ مکرمہ فریدہ بانو صاحبہ آف لاہور نے پنجاب یونیورسٹی کے MBA کے امتحان میں مجموعی طور پر اوّل آکر تین طلائی تمغے، نو میرٹ سرٹیفکیٹ اور بہترین طالب علم کی شیلڈ حاصل کی۔

☆ مکرم معین احمد طاہر صاحب آف ربوہ نے انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں فیصل آباد بورڈ میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرمہ صدف حفیظ صاحبہ نے ایبٹ آباد بورڈ کے F.Sc (پری میڈیکل) میں لڑکیوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی انٹر یونیورسٹی سوئمنگ چیمپئن شپ میں مکرم منور لقمان صاحب نے سات مقابلوں میں اوّل اور دو میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی اور ٹورنامنٹ کے بہترین تیراک قرار پائے۔

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ

ماہنامہ "مصباح" جون ۲۰۰۰ء میں مکرم طاہر محمود احمد بٹ صاحب آف لاہور اپنی والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ مرحومہ میں بے شمار خوبیاں تھیں۔ جوانی ہی سے تہجد پڑھنے کا شوق تھا۔ قرآن پڑھانے کا بھی بہت شوق تھا۔ گھر پر بھی بچوں اور عورتوں کو قرآن پڑھائیں اور دوسرے گھروں میں جاکر بھی یہ فرض نبھاتیں۔ اپنے علاقہ میں (جس کا نام نہیں لکھا گیا) لجنہ اماء اللہ قائم کی اور تقریباً دس سال صدر رہیں۔ کثرت سے سچے خواب دیکھتیں۔

۱۹۷۱ء میں جب اپنا مکان تعمیر کیا تو مکان کا نام رکھنے کی غرض سے دعا کی۔ ایک سفید تختی پر "المہیمن" لکھا ہوا دکھایا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں جب تحریک چلی تو شرپسندوں نے ایک رات ہمارے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ صبح دیکھا تو گھر کے صحن میں مٹی کا تیل پھیلا ہوا تھا اور دروازے کے قریب بہت سی ماچس کی تیلیاں پڑی تھیں لیکن المہیمن خدا نے اپنے فضل سے ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھا۔

آپ کی وفات پر حضور انور ایدہ اللہ نے آپکے شوہر کے نام اپنے خط میں تحریر فرمایا: "مجھے یاد ہے جب آپ کی بیگم صاحبہ مجھے ملی تھیں تو خلوص کا ایک مرقع معلوم ہوتی تھیں، سلسلہ سے نہایت گہری عقیدت ان کی ہر ادا سے ظاہر و باہر تھی"۔

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission

09/07/2001 – 15/07/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 9th July 2001

00.00 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.45 Children's Corner: Class with Huzoor Class No.137
01.45 MTA USA: Documentary NASA Space Mission
02.40 Ruhani Khazaine
15th Programme of Volume 3 of Izala Oham
03.20 Rencontre avec les Francophones Rec: 02.07.01
04.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.351 ® Rec.03.12.97
05.25 Learning Chinese: Lesson No. 221 ®
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.05 Interview: of Saqib Zervi Sb – Part 2
Produced by MTA Pakistan
08.00 Ruhani Khazaine: ®
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.351 ®
09.55 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
11.00 Children's Corner: Workshop No.1
11.25 Learning Chinese: Lesson No.221 ®
12.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.40 Bangali Service: Various Items
13.45 Rencontre Avec Les Francophones: ® Rec:02.07.01
14.55 MTA USA: Documentary NASA Space Mission ®
16.00 Children's Corner: Class with Huzoor ®
Class No.137 / Rec.13.02.99 – Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme:
19.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.351 ®
20.15 Turkish Programme: The Woman In Islam
20.50 Rencontre Avec Les Francophones ®
21.50 Ruhani Khazaine: Quiz Programme ®
22.30 Documentary: NASA Space Mission ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.221 ®

Tuesday 10th July 2001

00.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.05 Children's Corner: Guldasta No.42
01.35 Children's Corner:
Yassarnal Quran Class, Lesson No.2
01.50 Tarjumatul Quran Class: With Huzoor
Lesson No.197, Rec:06.05.97
02.55 Medical Matters: ' Preventive Injections
Prog. No.1 Host: Dr. Farooq Ahmad
Guest: Dr. Ahmad Imran
03.30 Mulaqat With Bengali Friends Rec: 03.07.01
04.30 Learning Languages: Le Francais c'est Facile
Lesson No.6 Presented by Naveed Marty Sahib
04.55 Urdu Class: Lesson No.219 Rec.01.11.96
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 19.05.00
08.00 Medical Matters: 'Preventive Injections' ®
Host: Dr. Farooq Ahmad
08.55 Urdu Class: Lesson No.219 ®
10.00 Indonesian Service: Various Programmes
11.00 Children's Corner: Guldasta No.42 ®
11.30 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
11.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.6 ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Bengali Mulaqat: With Huzoor ® Rec: 03.07.01
14.50 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.197 ®
15.55 Children's Corner: Guldasta No.42 ®
Produced by MTA Pakistan
16.25 Children's Corner: Yassarnal Quran
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Learning French ®
Lesson No.6
18.35 French Programme:Presente par les Naserates
19.00 Urdu Class: Lesson No.219 ®
20.05.1 MTA Norway: Book reading
Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.30 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.30 Medical Matters: 'Preventive Injections ®
22.00 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.197 ®
23.05 Bait Bazi: Semi Final – Sailcot Vs Rabwah
23.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®

Wednesday 11th July 2001

00.05 Tilawat, News,
00.55 Children's Corner: Hikayatee Shereen
Presented by Shaukat Gohar Sahiba
01.20 Children's Corner: Waqfeen e Nau
01.40 Interview: Roshni Ka Safar
Syed Amjad Naqwi Sb.
02.00 Documentary: Production MTA USA
03.05 MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No.2
03.35 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec: 26.01.00
04.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.353 Rec: 09.12.97
05.35 Learning Languages: Urdu Asbaaq Lesson No. 54
Presented by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
06.05 Tilawat, News
06.55 Children's Corner: Hikaynaate Shereen
07.15 Children's Corner: Waqfeen e Nau Prog. ®
Production of MTA Pakistan
07.35 Interview: Roshni Ka Safar ®
08.00 Swahili Programme: Muzakhrah
08.45 Swahili Programme: Darsul Hadith
09.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.353
10.05 MTA Lifestyle: Perahan, Lesson No.2 ®
10.40 Indonesian Service: ®
11.35 Learning Languages: Urdu Asbaaq ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Atfal Mulaqat: With Huzoor / Rec.26.01.00 ®
15.00 Documentary: Production MTA USA
16.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
Production of MTA Pakistan
16.40 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.54 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat & French Programme
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.353 ®
20.35 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.30 Documentary: Production of MTA USA®
22.35 MTA Lifestyle: Perahan ®
Sewing Lesson No.2
23.10 Speech: Interview 'Roshni Ka Safar'®
23.35 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.54 ®

Thursday 12th July 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Guldasta No.43
Produced by MTA Pakistan
01.45 Documentary: Exhibition of Callagraphy
02.00 Homeopathy Class: Lesson No.34
Rec: 22.08.94
03.05 Quiz: History of Ahmadiyyat
Lesson No.92
Hosted by Faheem Ahmad Khadim Sahib
03.40 Q/A Session With Hazoor – With Atfal
Rec: 13.04.96 – Atfal Ralley
04.55 Urdu Class: With Huzoor ®
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Sindhi Prog.: Quiz seerat un Nabi (saw)
07.30 Sindhi Prog.: Various Items
08.00 Quiz: History of Ahmadiyyat ®
Part No.92
08.35 Documentary: A visit to Patriatah
09.00 Urdu Class:Lesson No.220 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Guldasta No.43
11.40 Learning Chinese : Lesson No.2 ®
12.10 Tilawat, News, Dars Malfoozat
12.40 Bengali Service: Friday Sermon
Rec:11.08.95
13.45 Q/A Session: Atfal Ralley – Rec.13.04.96
14.50 Homeopathy Class: Lesson No.34 ®
16.00 Children's Corner: Guldasta No.43 ®
Produced By MTA Pakistan
16.40 Learning Chinese: Lesson No.1
17.10 German Service: Various Items
18.10 Tilawat
18.20 French Programme: Various Items
19.00 Urdu Class: Lesson No.220
20.25 Q/A Session: With Huzoor ®
21.15 Homeopathy Class: Lesson No.34 ®
22.25 Quiz: History of Ahmadiyyat ®
Part No.92
23.00 Documentary: A visit to Patriatah ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.1 ®

Friday 13th July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: from Canada
Class No.54
With Naseem Mehdi Sb
01.45 Majlis-e-Irfan: With Huzoor
Rec:06.10.00
02.50 Lajna Magazine: No.3
Host: Aliya Ismat Khaar Sahiba
03.15 Documentary: A Journey through Euro
Tunnel.
04.05 Urdu Class: With Huzoor
05.15 MTA Sports: Cricket Match
Faisalabad vs Jhang
06.05 Tilawat, News, Dars Hadith
07.00 Saraiky Programme: Friday Sermon
Rec: 19.01.01
07.35 Our Magazine:
08.00 Lajna Magazine: Prog. No.3
08.30 Speech: Mau. M. Azam Akseer Sb.
District Ijtema Ansarullah Rawalpindi
09.05 Urdu Class: With Huzoor ®
10.05 Indonesian Service: Various Items
10.35 Bengali Service: Various Items
11.10 MTA Sports: Cricket Match ®
12.00 Friday Sermon: Live From London
13.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.20 Majlis e Irfan: With Huzoor/Rec.06.07.01
14.10 Documentary: A Journey through the Euro Tunnel ®
15.05 Friday Sermon: ®
15.55 Children's Corner: Class No.54 ®
Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: With Huzoor ®
19.25 Belgian Programme
19.55 Majlis Irfan: Rec.06.07.01
20.55 Documentary: ®
A Journey through Euro Tunnel
21.45 Friday Sermon: Rec.13.07.01®
22.45 Lajna Magazine: No.3 ®
23.15 MTA Sports: Cricket Match ®

Saturday 14th July 2001

00.00 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau Prog.
Based on the Waqfeen e Nau Syllabus
Produced by MTA Pakistan
01.20 Kehkashan Programme: 'Eesaar'
01.55 Friday Sermon: Rec.13.07.01 ®
02.55 Computer for Everyone: Part 107
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
03.30 Mulaqat: With German Speaking Friends
Rec:04.07.01
04.30 Learning Language: Urdu Asbaaq
Lesson No.2 / Presentation of MTA International
05.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.354
Rec: 13.12.97
06.05 Tilawat, Nazm, Dars ul Hadith
07.00 MTA Mauritius: Medical Programme
08.00 MTA Bharat: Waqfeen e Nau Items
07.30 Documentary: Handicraft Exhibition
07.55 Tabbarukat: ' A Living God'
Jalsa Salana Rabwah Rabwah 1970
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.354 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Learning Languages: Urdu Asbaq ®
11.30 Children's Corner: Waqfeen e Nau No.3 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 Mulaqat With German Speaking Friends ®
14.35 Computers For Everyone: Part No.107 ®
15.15 Quiz: Khutbat-e-Imam
15.55 Children's Class: With Huzoor Rec: 14.07.01
16.55 German Service: Various Items
18.00 Tilawat & French Programme
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.354 ®
20.00 Arabic Programme: Tafseer ul Kabir
By Munir Adilbi Sahib – Prog. No.24
20.30 Mulaqat With German Speaking Friends ®
21.30 Computers for Everyone: Part No.107 ®
22.05 Children's Class: Class with Huzoor ®
23.05 Quiz: Khutabate-e-Imam ®
23.35 Learning Languages: Urdu Asbaq - No.2®

Sunday 15th July 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class with Huzoor
01.30 Darsul Quran: From London
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
03.00 Hamari Kainat: No.99
Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
03.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat Rec:08.07.01
04.30 Documentary
04.50 Urdu Class: With Huzoor
06.05 Tilawat, News
07.00 Dars ul Quran: (1998) By Huzoor ®
08.30 Chinese Programme: Book reading
Presented by Usman Chou Sahib
09.00 Urdu Class: With Huzoor ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Class with Huzoor ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat ®
15.00 Friday Sermon: Rec.14.07.01 ®
16.30 Children's Corner: Class with Huzoor ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 English Language Programme
19.00 Urdu Class: With Huzoor ®
20.00 Hamari Kaenat: No.99 ®
20.30 Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
22.00 Dars ul Quran ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 — Friday, July 06, 2001 — Issue No. 27

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن (سیرالیون) کا کھیلوں کے مقابلوں میں ایک نیا اعزاز

(رپورٹ: طارق محمود جاوید۔ امیر و مبلغ انچارج سیرالیون)

فری ٹاؤن میں احمدیہ سیکنڈری سکول ۱۹۶۳ء میں شروع کیا گیا۔ اس وقت سے اب تک اس سکول کو فری ٹاؤن میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس وقت اس سکول میں تین ہزار سے زائد طلباء و طالبات صبح و شام دو باریوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو اپنے جوہر تعلیم کے علاوہ کھیل کے میدانوں میں بھی دکھاتے ہیں جس کا مظاہرہ امسال بھی نیشنل سٹیڈیم فری ٹاؤن میں دیکھنے میں آیا۔ سیرالیون کے مغربی علاقے کے سیکنڈری سکولز کے ٹریک اینڈ فیلڈ کے مقابلے ۲۳ر تا ۲۵ر اپریل ۲۰۰۱ء نیشنل سٹیڈیم فری ٹاؤن میں ہوئے۔ افتتاح کے لئے عزت مآب ڈاکٹر الفاٹی ڈوری وزیر تعلیم و کھیل، نائب وزیر تعلیم و کھیل جناب عباس کولٹر، مسٹر بریڈمین بینکا کو کر صدر سیرالیون ایتھلیٹک یونین، ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس مسٹر ایم۔اے۔ کمارا وغیرہ تشریف لائے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے لئے یہ کھیل ایک نئی شہرت لے کر آئے کیونکہ سکول ہذا نے فٹ بال، والی بال (طلباء و طالبات ہردو) کے علاوہ ٹریک کے بھی اکثر مقابلے جیت کر تمام کی تمام آٹھوں ٹرافیاں اور بہت سے انفرادی میڈلز حاصل کر کے تمام سکولوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

طلباء و طالبات میں سے مندرجہ ذیل نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہر کیا:

جبریل پی۔ بنگورہ، تھامس کوکر، علیو جارج، اینہ کاربو، سارہ بونا، اینہ طورے، فریمو سوکونٹے اور ابیگا جیمز۔

تھامس کوکر نے ۴۳٫۵۳ سیکنڈز میں چار سو میٹر کا فاصلہ طے کر کے داد وصول کی جبکہ جبریل بنگورہ نے ۱۰۰ میٹر کا فاصلہ ۱۰٫۵۴ سیکنڈ میں طے کر کے نیا ریکارڈ قائم کیا۔ نیز A.B.S.Kamara اور میمی کونے لاہوں نے شاندار انداز میں اپنے ٹائٹل کا دفاع کیا۔

سکول کی شاندار کارکردگی مجموعی نتیجہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ سکول نے ۳۹۵ نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ دوسرے نمبر پر آنے والے سکول سینٹ ایڈورڈ سکول نے صرف ۲۲۵ نمبر حاصل کئے۔

اختتامی تقریب میں نیشنل سپورٹس کونسل کے قائم مقام ڈائریکٹر نے کہا کہ تمام سکولوں کو احمدیہ سکول کا تتبع کرنا چاہئے اور مسٹر ایم۔پی۔ بائیو، پرنسپل سکول ہذا کی طرح محنت اور لگن سے سکول کے طلباء و طالبات کو مقابلوں کے لئے تیار کرنا چاہئے۔ نیز پرنسپل مسٹر ایم۔پی۔ بائیو کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے قومی سطح پر اچھے کھلاڑی مہیا کرنے میں بہت تعاون کیا ہے۔ ملک کے بہترین اور تیز ترین دوڑنے والے جبریل بنگورہ اور اینہ کاربو دونوں احمدیہ سکول فری ٹاؤن سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قبل ازیں بھی یہ سکول اچھے کھلاڑی مہیا کر چکا ہے جیسے الفا کمارا جو اس وقت امریکہ میں ہے اور فاطمہ بنگورہ جو فرانس میں ہے۔

آخر پر ڈائریکٹر صاحب نے ۸ بہترین کھلاڑیوں کو نیشنل لیول پر منعقدہ ٹریننگ کیمپ میں شامل ہونے کی دعوت دی تاکہ انٹرنیشنل مقابلوں میں بھیجا جا سکے جو کہ امسال گیمبیا اور سینیگال میں ہو رہے ہیں۔ ان آٹھ کھلاڑیوں میں سے پانچ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ سکول کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

جماعت احمدیہ جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات ۲۰۰۱ء کا انعقاد

(رپورٹ: طارق احمد رشید۔ مبلغ سلسلہ فجی)

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اعلیٰ روایات کے ساتھ مورخہ ۱۴، ۱۵ر اپریل کو ویسٹرن ریجن کے سینٹر ناندی بمقام مسجد اقصیٰ میں منعقد کئے گئے۔

اجتماع کی تیاری کے لئے متعدد وقار عمل کروائے جس میں مسجد کی مرمت اور صفائی کا کام مکمل کروایا گیا۔ مقامی جماعت نے مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ مبلغ سلسلہ سے بہت تعاون کیا۔

اجتماع کے موقع پر مسجد اقصیٰ ناندی کو مختلف الہامی بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا اور چراغاں بھی کیا گیا۔ جزائر فجی کے دو بڑے جزیرے ویسٹرن ریجن اور ونوالیو ریجن ہیں۔ چنانچہ ۱۲ر اپریل کو ہی ونوالیو ریجن سے احباب جماعت کی ایک سپیشل بس ۱۵ گھنٹے کی مسافت کے بعد رات دس بجے پہنچی جس میں کم و بیش ۱۵۵ احباب تھے۔

اجتماع کے ایام میں نماز تہجد باجماعت اور درس قرآن و حدیث باقاعدہ ہوتا رہا۔

اجتماع کی افتتاحی تقریر مکرم امیر صاحب نے کی جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذیلی تنظیموں سے متعلق ارشادات کے حوالے سے سب کو اہم نصائح کیں اور افتتاحی دعا کروائی۔

بعدہ علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں حفظ قرآن، تلاوت، نظم، تقریر اور سوال و جواب کے مقابلہ جات ہوئے۔ شام کو حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سنایا گیا۔

دوسرے روز ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلے ہوئے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم وعہد کے بعد تقسیم انعامات ہوئی جو محترم امیر صاحب کی۔ مکرم امیر صاحب نے تنظیموں کے صدران اور عہدیداران کی اچھی کارکردگی کو سراہا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ فجی کی تاریخ کا یہ پہلا اجتماع ہے جو ذیلی تنظیموں نے اپنے چندہ جات کی وصولی سے منعقد کیا ہے یعنی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو رہے ہیں اور امید ظاہر کی کہ آئندہ سال مزید بہتری اور ترقی کی کوشش کریں گے۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماعات اختتام پذیر ہوئے۔ اجتماعات کی مجموعی حاضری ۳۰۰ رہی جس میں لجنہ کے اجتماع کی حاضری ۱۲۰ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ساری جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

Moranga کینیا (مشرقی افریقہ) میں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر

احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

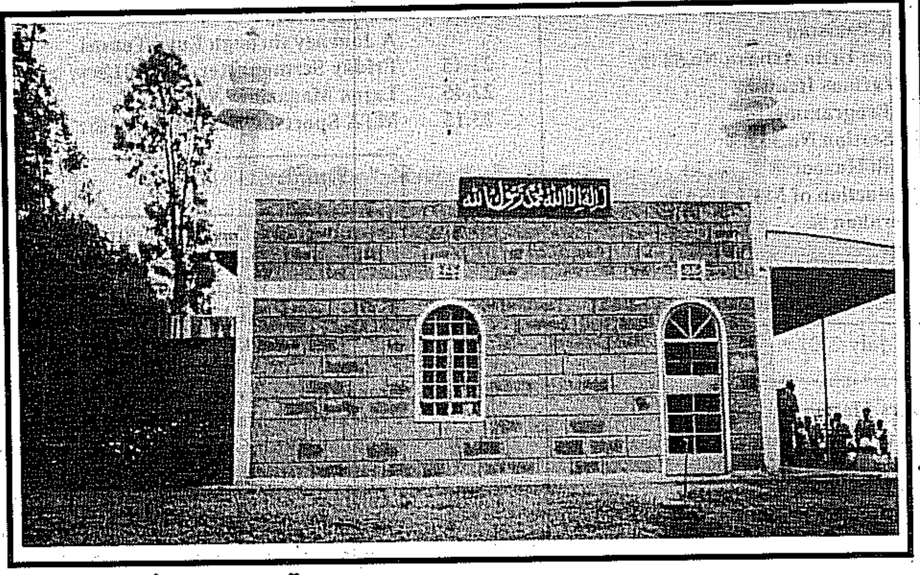

مورانگا (Moranga) گاؤں نیروبی سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پانچ سے زائد کلومیٹر پر اس کی آبادی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر عیسائیت کے قبضہ میں ہے۔ اس گاؤں میں اور کوئی مسجد نہیں ہے۔ یہاں پہلے ہماری ایک کچی مسجد تھی اور وہاں کے چیف نے اپنی جگہ جماعت کو مسجد کے لئے دی ہوئی تھی۔ وہاں کا چیف عیسائی ہے۔ گزشتہ سال جماعت نے پہلی کچی مسجد کے ساتھ ہی ایک پلاٹ خریدا تھا اور یہ پلاٹ ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

اب خدا نے جماعت کو وہاں پر بہت ہی خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی وہاں چیف نے بہت تعاون کیا۔ وہاں کی جماعت نے اور نیروبی کی جماعت نے اس پلاٹ کو ہموار کرنے میں بہت وقار عمل کئے۔ اور خدا کے فضل سے مستری، مزدور سب احمدی تھے اور نومبائعین تھے۔ سب نے مل جل کر یہ خوبصورت مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اس علاقہ میں خدا کے فضل سے احمدیوں کی تعداد ۷۰۰ کے قریب ہے۔

(وسیم احمد چیمہ، امیر و مبلغ انچارج کینیا)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔